سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2010

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2010

(سوموار21، منگل22، بدھ23، جمعرات24، جمعتہ المبارک25۔جون2010)

(یوم الاثنین8، یوم الثلاثہ9، یوم الاربعاء10، یوم الخمیس11، یوم الجمع12۔رجب المرجب1431ھ)

پندرھویں اسمبلی: اٹھارھواں اجلاس

جلد18 (حصہ دوم): شمارہ جات 6 تا10

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اٹھارھواں اجلاس

سوموار، 21۔جون2010

جلد 18: شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	------------	567
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	575
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	576
	پوائنٹ آف آرڈر		
4۔	پرائیویٹ سکولوں کا سمر کیمپ کے دوران طالبعلموں سے بھاری ٹیوشن فیس اور رجسٹریشن فیس وصول کرنا	------------	577

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تعزیت		
5۔	سابق ممبر اسمبلی جناب محمود الحسن ڈار اور ممبر اسمبلی سردار خالد سلیم بھٹی کی اہلیہ کی وفات پر دعائے مغفرت	------------	578
	پوائنٹ آف آرڈر		
6۔	پاکستان اور ایران کے درمیان گیس سپلائی معاہدے میں امریکہ کی مداخلت	------------	579
	تحاریک التوائے کار		
7۔	قادر آباد فارم ضلع ساہیوال میں نایاب اور قیمتی جانوروں کی چوری (۔۔۔جاری)	------------	581
8۔	راولپنڈی کی اناسی کنٹریکٹ خواتین لیکچراروں کو مستقل کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	------------	583
9۔	ٹیکسلا انڈسٹریل اسٹیٹ اُنیس سال بعد بھی بنیادی سہولیات سے محروم (۔۔۔جاری)	------------	584
10۔	پی سی ایس اور ڈی ایم جی کے افسران کی پروموشن میں تفاوت کی وجہ سے پی سی ایس افسران کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری)	------------	587

11۔	کیبل پر انڈین فلموں کی نمائش اور65 فیصد انٹرٹیمنٹ ڈیوٹی عائد ہونے سے پاکستانی فلم انڈسٹری کو مشکلات کا سامنا(۔۔۔جاری) ------------	587
12۔	حلقہ پی پی۔69 فیصل آباد کے ترقیاتی فنڈز کی خُورد بُرد(۔۔۔جاری) ------------	588
13۔	ماڈل کالونی والٹن لاہور میں کھدائی کے دوران سوئی گیس کے اخراج کی شکایت پر عملہ کا بروقت ایکشن نہ کرنے سے ایک ہی خاندان کے پانچ افراد کی ہلاکت(۔۔۔جاری) ------------	588
14۔	گورنمنٹ ہائی سکول امیر اتیجیکا ضلع اوکاڑہ کے پلے گراؤنڈ پر بااثر افراد کا ناجائز قبضہ ------------	589
15۔	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول عظیم آباد چک نمبر EB/441 تحصیل بورے والا کے سکول پر بااثر افراد کے ناجائز قبضے سے سکول کی توسیع میں رکاوٹ ------------	590

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
16۔	گوجرانوالہ شہر آبادی کے لحاظ سے صحت کی سہولتوں سے محروم ہونے کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا ------------	593
17۔	پیروال خانیوال میں جنگلات کے لئے مختص اراضی خلیجی ریاست کو لیز پر دینے پر عوام کا احتجاج ------------	594
18۔	L-15 نہر بائی پاس تا منوں وال ٹیکسٹائل ملز بائی پاس روڈ میاں چنوں کا نام غیر معروف شخصیت کے نام سے منسوب کرنے کی کوشش ------------	595
19۔	سیوریج بچھانے میں تاخیر کی وجہ سے گوجرانوالہ کی سڑکوں کی خستہ حالی------------	596
20۔	وزیر اعلیٰ کی ہدایت کے باوجود صوبہ کے دور دراز اضلاع کے ہسپتالوں میں سپیشلسٹ ڈاکٹروں کو تعینات نہ کرنا ------------	597
21۔	وزیر خزانہ کی سالانہ بجٹ 11-2010 پر اختتامیہ تقریر ------------	606
	سرکاری کارروائی	

بحث

22۔ مطالبات زر برائے سال11-2010پر بحث ورائے شماری ------------ 623

منگل،22۔جون2010

جلد 18: شمارہ 7

23۔ ایجنڈا ------------ 661

24۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------ 663

25۔ نعت رسول مقبولﷺ ------------ 664

پوائنٹ آف آرڈر

26۔ حکومت کی جانب سے حزب اختلاف کو ایوان میں واپس آنے پر خوش آمدید اور مستقبل میں حزب اختلاف کو اپنا کردار آزادانہ طور پر ادا کرنے کی یقین دہانی ------------ 665

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

تحاریک استحقاق

27۔ چیئرمین انٹرمیڈیٹ بورڈ ملتان کی جانب سے معزز رکن اسمبلی کے خلاف جھوٹی اور من گھڑت خبریں شائع کروانا ------------ 683

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون(جو زیر غور لایا گیا)

28۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2010 ------------ 686

29۔ کورم کی نشاندہی ------------ 689

30۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2010(۔۔۔جاری) ------------ 689

31۔ منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ برائے سال11-2010

کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------ 701

ہنگامی قانون (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

32۔ ہنگامی قانون انڈسٹریل ریلیشنز پنجاب مجریہ 2010 ------------ 702

مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)

33۔ مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ آف سدرن پنجاب ملتان مصدرہ 2010 ------------ 702

34۔ مسودہ قانون لاہور لیڈز یونیورسٹی مصدرہ 2010 ------------ 704

35۔ مسودہ قانون گلوبل انسٹیٹیوٹ لاہور مصدرہ 2010 ------------ 704

بدھ، 23۔جون 2010

جلد 18: شمارہ 8

36۔ ایجنڈا ------------ 707

37۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------ 709

38۔ نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 710

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

سرکاری کارروائی

بحث

39۔ ضمنی بجٹ برائے سال 10-2009 پر عام بحث ------------ 711

رپورٹیں (میعاد میں توسیع)

40۔ مسودہ قانون (ترمیم) ترقیاتی بورڈ پنجاب مصدرہ 2010 کے بارے
میں مجلس قائمہ برائے اریگیشن اینڈ پاور کی رپورٹ ایوان میں پیش
کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ 738

41۔ تحریک التوائے کار نمبر 117/09 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے

	امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	739
42۔	نشان زدہ سوال نمبر1619اور2211کے بارے میں	
	مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ	
	کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	740
43۔	ضمنی بجٹ برائے سال10-2009پر عام بحث(---جاری) ------------	742
	پوائنٹ آف آرڈر	
44۔	ضلعی سٹیرنگ کمیٹیوں میں خواتین اراکین اسمبلی کی بجائے	
	پرائیویٹ اشخاص کو ممبر نامزد کرنا ------------	749
45۔	ضمنی بجٹ برائے سال10-2009پر عام بحث(---جاری) ------------	751
	جمعرات،24۔جون2010	
	جلد 18: شمارہ 9	
46۔	ایجنڈا ------------	827
47۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	837
48۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	838

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
49۔	زیر تعمیر اسمبلی بلڈنگ میں مسجد کی تعمیر پہلے کروانے کا مطالبہ ------------	839
50۔	ٹی ایم اے راجن پور کے ملازم پر بااثر افراد کا تشدد ------------	841
	تحاریک استحقاق	
51۔	ایس ایچ او تھانہ فیکٹری ایریا لاہور کا معزز خاتون	

	رکن اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز رویہ(---جاری) ------------	843
-52	چیئرمین انٹر میڈیٹ بورڈ ملتان کی جانب سے معزز رکن اسمبلی کے خلاف جھوٹی اور من گھڑت خبریں شائع کروانا(---جاری) ------------	843
	تحاریک التوائے کار	
-53	محکمہ ہاؤسنگ کی جانب سے 43 شمالی گنیانوالہ (سرگودھا) میں 40 سال قبل تعمیر شدہ گھروں کو مسمار کرنے سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا ------------	844
-54	آئی جی کا سیاسی دباؤ پر انسپکٹرز اور ڈی ایس پیز کو پروموشن دینا ------------	846
-55	لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں ویسکولر سرجنز کی خالی اسامیوں کو پُر نہ کرنے کی وجہ سے جلے ہوئے مریضوں کو پریشانی کا سامنا ------------	849
-56	لاہور گورنمنٹ چوبرجی کوارٹروں کی نئی تعمیر شدہ ٹینکی کا چالو نہ ہونا ------------	851
-57	مانگامنڈی تا مراکہ ملتان روڈ کی خستہ حالی ------------	852
-58	معصوم اور یتیم بچیوں، بیواؤں اور مکروہ دھندے میں پکڑی جانے والی خواتین کے لئے وومن اینڈ چائلڈ پروٹیکشن اتھارٹی بنانے کا مطالبہ ------------	854
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
-59	ضمنی بجٹ برائے سال 10-2009 کے مطالبات زر پر بحث ورائے شماری ------------	857
-60	منظور شدہ اخراجات برائے سال 10-2009 کے ضمنی گوشوارہ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	908

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
-61	پی سی ایس افسران کی جانب سے اپنے مطالبات کی منظوری تک ہڑتال کی دھمکی ------------	909

جمعتہ المبارک،25۔جون2010

جلد 18: شمارہ 10

62۔	ایجنڈا	915
63۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	917
64۔	نعت رسول مقبول ﷺ	918
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
65۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	919
66۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	960
67۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 150(1) کے تحت قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے اتفاق رائے سے معزز ممبران کی کمیٹیوں میں نامزدگی کو تبدیل کرنا	982
	پوائنٹ آف آرڈر	
68۔	پی سی ایس افسران کی جانب سے اپنے مطالبات کی منظوری تک ہڑتال کی دھمکی (۔۔۔جاری)	983
	تحاریک استحقاق	
69۔	ایس ایچ او تھانہ فیکٹری ایریا لاہور کا معزز خاتون رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ (۔۔۔جاری)	991
70۔	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کہوٹہ میں پوسٹ مارٹم کے سلسلہ میں ڈاکٹروں اور پولیس کا معزز رکن اسمبلی سے عدم تعاون	993
71۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	995
72۔	انڈکس	

567

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 21-جون 2010

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

سالانہ گوشوارہ بجٹ بابت 11-2010

مطالبات زر برائے سال 11-2010 پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ زر نمبر PC-21001	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 39 لاکھ 35 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد افیون برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد اول کے صفحات 1 تا 9 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-21002	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 68 لاکھ 88 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد مالیہ اراضی برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد اول کے صفحات 11 تا 26 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-21003	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 14 کروڑ 73 لاکھ 4 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد صوبائی آبکاری برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد اول کے صفحات 27 تا 42 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-21004	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 17 کروڑ 38 لاکھ 39 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد اشٹامپ برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد اول کے صفحات 43 تا 52 ملاحظہ فرمائیں۔

568

مطالبہ زر نمبر PC-21005	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب 19 کروڑ 25 لاکھ 35 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد جنگلات برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد اول کے صفحات 53 تا 75 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-21006	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 31 لاکھ 15 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد رجسٹریشن برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد اول کے صفحات 77 تا 85 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-21007	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 35 لاکھ 65 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد اخراجات برائے قانون موٹر گاڑیاں برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد اول کے صفحات 87 تا 100 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-21008	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 7 کروڑ 78 لاکھ 48 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد دیگر ٹیکس و محصولات برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد اول کے صفحات 101 تا 120 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-21009	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 7-ارب 66 کروڑ 19 لاکھ 37 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد آبپاشی و بحالی اراضی برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد اول کے صفحات 121 تا 265 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-21010	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 23-ارب 6 کروڑ 66 لاکھ 31 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد انتظام عمومی برداشت	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد اول کے صفحات 283 تا 746 ملاحظہ فرمائیں۔

کرنے پڑیں گے۔

569

مطالبہ زر نمبر
PC-21011

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 5۔ارب60 کروڑ64 لاکھ 42 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد نظام عدل برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال11-2010 جلد اول کے صفحات 747 تا806Aملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ زر نمبر
PC-21012

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو3۔ارب75 کروڑ67 لاکھ 80 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مداخراجات برائے جیل خانہ جات وسزایافتگان کی بستیاں برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال11-2010 جلد اول کے صفحات807 تا 844ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ زر نمبر
PC-21013

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 49۔ارب20 کروڑ86 لاکھ 97 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد پولیس برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال11-2010 جلد اول کے صفحات845 تا940ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ زر نمبر
PC-21014

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 3 کروڑ80 لاکھ87 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد عجائب خانہ جات برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال11-2010 جلد اول کے صفحات 941 تا 953 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ زر نمبر
PC-21015

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو27۔ ارب 37 کروڑ47 لاکھ6 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد تعلیم برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد اول کے صفحات955 تا 1138 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ زر نمبر
PC-21016

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو22۔ارب80 کروڑ14 لاکھ 8 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد دوم کے صفحات 1 تا295 ملاحظہ فرمائیں۔

سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد خدمات صحت برداشت کرنے پڑیں گے۔

570

مطالبہ زر نمبر PC-21017	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب 40 کروڑ 2 لاکھ 70 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد صحت عامہ برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد دوم کے صفحات 297 تا 326 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-21018	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 4- ارب 49 کروڑ 47 لاکھ 6 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد زراعت برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد دوم کے صفحات 327 تا 457 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-21019	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 26 کروڑ 25 لاکھ 87 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ماہی پروری برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد دوم کے صفحات 459 تا 474 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-21020	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب 94 کروڑ 59 لاکھ 76 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ویٹرنری برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد دوم کے صفحات 475 تا 581 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-21021	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 9 کروڑ 73 لاکھ 64 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد امداد باہمی برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد دوم کے صفحات 583 تا 607 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-21022	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 5- ارب 60 کروڑ 59 لاکھ 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد دوم کے صفحات 609 تا 666 ملاحظہ فرمائیں۔

سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد صنعتیں برداشت کرنے پڑیں گے۔

571

مطالبہ زر نمبر PC-21023	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 98 کروڑ 28 لاکھ 33 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد متفرق محکمہ جات برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد دوم کے صفحات 667 تا 754 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-21024	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب 35 کروڑ 6 لاکھ 77 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سول ورکس برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد دوم کے صفحات 755 تا 804 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-21025	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب 49 کروڑ 22 لاکھ 58 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد مواصلات برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد دوم کے صفحات 805 تا 854 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-21026	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب 76 کروڑ 63 لاکھ 94 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد دوم کے صفحات 855 تا 873 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-21027	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 59 لاکھ 72 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ریلیف برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد دوم کے صفحات 875 تا 886 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-21028	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 27۔ارب 90 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال 11-2010 جلد دوم کے صفحات 893 تا 898 ملاحظہ فرمائیں۔

دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد پنشن برداشت کرنے پڑیں گے۔

572

مطالبہ زر نمبر PC-21029	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 11 کروڑ76 لاکھ12ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال11-2010 جلد دوم کے صفحات 899 تا 923 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-21030	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو21۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011کو ختم ہونے والے مالی سال11-2010کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سبسڈیز برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال11-2010 جلد دوم کے صفحات925 تا929 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-21031	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب 53۔ ارب 99 کروڑ70ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد متفرقات برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال11-2010 جلد دوم کے صفحات 931 تا 1075 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-21032	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو3 کروڑ54 لاکھ 58ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد شہری دفاع برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال11-2010 جلد دوم کے صفحات 1077 تا 1092 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-13033	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب 4۔ارب 34 کروڑ85لاکھ 92ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد غلے اور چینی کی سرکاری تجارت برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال11-2010 جلد دوم کے صفحات 1093 تا 1112 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-13034	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ88 لاکھ4ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال11-2010 جلد دوم کے صفحات 1113 تا 1123 ملاحظہ فرمائیں۔

برداشت کرنے پڑیں گے۔

573

مطالبہ زر نمبر PC-13035

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو10 کروڑروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال11-2010 جلد دوم کے صفحات 1125 تا1129 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ زر نمبر PC-13050

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو2۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سرمایہ کاری برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر برائے سال11-2010 جلد دوم کے صفحات 1163 تا 1167 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ زر نمبر PC-22036

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب9 کروڑ90 لاکھ54ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ترقیات برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر (ترقیات) برائے سال 11-2010 جلد اول کے صفحات 1 تا899 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ زر نمبر PC-12037

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو10۔ارب 63 کروڑ87 لاکھ47ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد تعمیرات آبپاشی برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر (ترقیات) برائے سال11-2010 جلد دوم کے صفحات901 تا 938ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ زر نمبر PC-12038

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو14 کروڑ58 لاکھ65ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد زرعی ترقی و تحقیق برداشت کرنے پڑیں گے۔

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر (ترقیات) برائے سال11-2010 جلد دوم کے صفحات939 تا946ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ زر نمبر PC-12040

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو65 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر

تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر(ترقیات) برائے سال11-2010 جلد دوم کے صفحات947 تا950ملاحظہ فرمائیں۔

اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ٹاؤن ڈویلپمنٹ برداشت کرنے پڑیں گے۔

574

مطالبہ زر نمبر PC-12041	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 49۔ارب 78 کروڑ 12 لاکھ 8 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد شاہرات و پل برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر (ترقیات) برائے سال 11-2010 جلد دوم کے صفحات 951 تا 1235 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-12042	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 34۔ارب 70 کروڑ 1 لاکھ 26 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سرکاری عمارات برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر (ترقیات) برائے سال 11-2010 جلد دوم کے صفحات 1237 تا 1504 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ زر نمبر PC-12043	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 11۔ارب 53 کروڑ 17 لاکھ 39 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/خود مختار ادارہ جات وغیرہ برداشت کرنے پڑیں گے۔	تفصیلی گوشوارہ مطالبات زر (ترقیات) برائے سال 11-2010 جلد دوم کے صفحات 1505 تا 1517 ملاحظہ فرمائیں۔

575

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا اٹھارھواں اجلاس

سوموار،21۔جون 2010

(یوم الاثنین،8۔رجب المرجب 1431ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دوپہر 12 بج کر 11 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَاِذۡ قَالَ رَبُّکَ لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیۡ
جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً ؕ قَالُوۡۤا اَتَجۡعَلُ فِیۡہَا مَنۡ
یُّفۡسِدُ فِیۡہَا وَیَسۡفِکُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحۡنُ نُسَبِّحُ بِحَمۡدِکَ
وَنُقَدِّسُ لَکَ ؕ قَالَ اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۰﴾ وَعَلَّمَ
اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ کُلَّہَا ثُمَّ عَرَضَہُمۡ عَلَی الۡمَلٰٓئِکَۃِ ۙ فَقَالَ
اَنۡۢبِـُٔوۡنِیۡ بِاَسۡمَآءِ ہٰۤؤُلَآءِ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوۡا
سُبۡحٰنَکَ لَا عِلۡمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَلِیۡمُ
الۡحَکِیۡمُ ﴿۳۲﴾

سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ آیات 30 تا 32

پھر ذرا اس وقت کا تصور کرو جب تمہارے ربّ نے فرشتوں سے کہا تھا کہ "میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔" اُنہوں نے عرض کیا:"کیا آپ زمین میں کسی ایسے کو مقرّر کرنے والے ہیں جو اُس کے انتظام کو بگاڑ دے گا اور خوں ریزیاں کرے گا؟ آپ کی حمد وثنا کے ساتھ تسبیح اور آپ کی تقدیس تو ہم کر ہی رہے ہیں"، فرمایا:"میں جانتا ہوں، جو کچھ تم نہیں جانتے"(30) اس کے بعد اللہ نے آدم کو ساری

چیزوں کے نام سکھائے، پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا "اگر تمہارا خیال صحیح ہے (کہ کسی خلیفہ کے تقرر سے انتظام بگڑ جائے گا)، تو ذرا ان چیزوں کے نام بتاؤ" (31) انہوں نے عرض کیا: "نقص سے پاک تو آپ ہی کی ذات ہے، ہم تو بس اُتنا ہی علم رکھتے ہیں، جتنا آپ نے ہم کو دے دیا ہے۔ حقیقت میں سب کچھ جاننے اور سمجھنے والا آپ کے سوا کوئی نہیں (32)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

گزر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں
تو ساری زندگی کر دوں بسر طیبہ کی گلیوں میں
ہوائیں رحمتِ حق کی وہاں چلتی ہیں روز و شب
برستا نور ہے شام و سحر طیبہ کی گلیوں میں
جدھر دیکھی اُسی ماہِ مبیں کی چاندنی دیکھی
جمالِ مصطفیٰ ﷺ ' آیا نظر طیبہ کی گلیوں میں
محمد مصطفیٰ ﷺ کے عشق میں ہر آنکھ پُرنم ہے
یہ دیکھا ہے محبت کا اثر طیبہ کی گلیوں میں
فرشتے بھی ادب سے سر جھکاتے ہیں وہاں راشد
میری بھی کیوں نہ جھک جائے نظر طیبہ کی گلیوں میں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

پوائنٹ آف آرڈر

پرائیویٹ سکولوں کا سمر کیمپ کے دوران طالبعلموں سے بھاری ٹیوشن فیس اور رجسٹریشن فیس وصول کرنا

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی بات آپ کی خدمت میں گوش گزار کرنا چاہتی ہوں۔ حکومت کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ summer camp میں سکول کے بچوں سے کوئی فیس نہیں لی جائے گی چاہے وہ سکول گورنمنٹ کے ہوں یا پرائیویٹ ہوں لیکن یہاں پر ابھی بھی یہی ہو رہا ہے کہ پرائیویٹ سکولوں والے من مانی فیسیں لے رہے ہیں اور اب فیس کی مد کی بجائے رجسٹریشن کی مد میں پیسے وصول کر رہے ہیں کہ رجسٹریشن کروالیں۔ جب بچہ پہلے ہی اس سکول میں رجسٹرڈ ہے اور وہ ان تین ماہ کی بغیر پڑھے فیس بھی دے رہا ہے تو اب summer camp کی مد میں رجسٹریشن کس چیز کی مانگ رہے ہیں؟ میری یہ گزارش ہو گی کہ یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے اس پر غور کیا جائے۔

جناب سپیکر: وزیر تعلیم صاحب ان کی بات کو نوٹ کریں پھر اس کے بعد آپ جواب دے دینا۔

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! انہوں نے جو کچھ فرمایا ہے اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ ان سے کہا گیا تھا کہ وہ summer camp کی فیس وصول نہ کریں۔ انہوں نے جس بات کو point out کیا ہے میں نے نوٹ کر لیا ہے، اس کو دیکھ لیتا ہوں۔

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

تعزیت

سابق ممبر اسمبلی جناب محمود الحسن ڈار اور ممبر اسمبلی سردار خالد سلیم بھٹی کی اہلیہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: دعا کروانے دیں۔ میں نے آپ کو ابھی floor نہیں دیا۔ اس ایوان کے سابق معزز رکن جناب محمود الحسن ڈار اور رکن اسمبلی سردار خالد سلیم بھٹی کی اہلیہ وفات پا گئی ہیں۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب محمود الحسن ڈار سابق ایم پی اے
اور معزز رکن سردار خالد سلیم بھٹی کی اہلیہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: ڈار صاحبہ! مجھے بہت افسوس ہے۔ تشریف رکھتی ہیں؟

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب والا! وہ تشریف نہیں لائیں، وہ عدت میں ہیں۔

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، محترم اب آپ فرمالیں۔

رانا محمد افضل خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج بلکہ کل ہی یہ خبر عام ہو گئی تھی کہ رچرڈ ہالبروک نے پاکستان کی ایران کے ساتھ جو گیس کی deal ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ آپ تشریف رکھیں۔ میرے خیال میں اس طرف ہمارے اپوزیشن کے دوست تشریف نہیں رکھتے۔ مجھے پتا چلا ہے کہ وہ بائیکاٹ کر کے کہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں اس کے لئے ندیم کامران صاحب، مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب، سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب، تینوں حضرات سے کہوں گا کہ وہ ان کو منا کر لائیں۔ راجہ ریاض صاحب تشریف نہیں رکھتے؟ اگر راجہ صاحب آپ کو

باہر مل جائیں تو ان کو بھی ساتھ لے لیں، آپ چاروں حضرات جائیں اور ان کو منا کر لے آئیں۔ اب ان کا پوائنٹ آف آرڈر لیتے ہیں اور اس کے بعد ہم تحاریک التوائے کار لیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

پاکستان اور ایران کے درمیان گیس سپلائی معاہدے میں امریکہ کی مداخلت

رانا محمد افضل خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! پاکستان کی ایران کے ساتھ جو گیس کی deal ہوئی ہے اور جس پر حکومت پاکستان نے واضح بیان دیا ہے کہ یہ deal American sanctions کی زد میں نہیں آئے گی۔ کل رچرڈ ہالبروک نے بالکل واشگاف الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ اس deal کے متعلق ہم نے ان کو warn کیا تھا اور یہ deal sanctions کی زد میں آئے گی۔

جناب سپیکر! نہ تو انرجی کے سیکٹر میں کوئی کام ہو رہا ہے اور گیس کے متعلق لوگوں نے شاید سوچ لیا تھا کہ چار سال کے عرصہ میں پاکستان میں شاید گیس آ جائے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلے پر اس House نے ایک unanimous قرارداد بھی پاس کی کہ ہماری جو foreign policy ہے اس میں ہم war on terror پر امریکہ اور ان western power کی خاطر بندر بازیاں مار رہے ہیں، ان کی خاطر ہم اتنی قربانیاں دے رہے ہیں، ہمارے جوان شہید ہو رہے ہیں اور ہم ناکام ہیں کہ امریکہ اپنی پالیسی میں لچک پیدا کرے۔ وہ نیوکلیئر پاور پلانٹ لگانے کی اجازت دے رہا ہے اور نہ ہی وہ گیس خریدنے کی اجازت دے رہا ہے۔ ہم نے اپنے پیسوں سے یہ گیس خریدنی ہے اور ہماری economy کو مفلوج کر دیا گیا ہے۔ یہ امریکہ کہاں سے ہمارا دوست ہے جس کی جنگ ہم لڑ رہے ہیں، اس پر ایک وقت مقرر کیا جائے تاکہ اسمبلی کے اندر بحث ہو سکے۔ یہ مرکزی یا صوبائی معاملہ نہیں بلکہ یہ پورے پاکستان کا معاملہ ہے۔ آج energy کی وجہ سے، gas shortage کی وجہ سے اس تپتپاتی گرمی میں بچے مر رہے ہیں اور ہم ان کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ اس کے لئے کوئی طریق کار اختیار کریں۔آپ کی بات سنی گئی ہے لیکن اگر آپ اس پر کارروائی کروانا چاہتے ہیں تو پھر ضابطے کے مطابق آئیں۔

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس اسمبلی کی روایات ہیں کہ اس طرح کی باتوں کا پوائنٹ آف آرڈر لیا جاتا ہے اور سپیکر اسے take up کر لیتے ہیں کیونکہ یہ بہت ہی اہمیت کا حامل معاملہ ہے۔یہ صرف وفاقی حکومت کا project نہیں بلکہ پورے ملک کا ہے۔پورے ملک میں energy crisis ہیں لیکن اس میں یہ بھی proper طریقہ رہا ہے کہ اس طرح کے serious معاملات کو پوائنٹ آف آرڈر پر take up کیا گیا ہے اور سپیکر نے اس پر ruling دے کر اسے discuss بھی کروایا ہے پھر اس پر وفاقی حکومت کو قرارداد بھیجی گئی ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس ہاؤس سے قرارداد پاس کی جائے یا ہاؤس کا consensus develop کر کے ایک message چلا جائے گا تو پھر یہ وفاقی حکومت کے لئے اہمیت کا حامل ہو گا اور جو اس پر قدغن لگانے کی کوشش کر رہے ہیں یا اسے ناکام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ان کے لئے بھی message ہو گا کہ پنجاب کی عوام اور پاکستان کی عوام جو اس energy crisis کو face کر رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ایران کے ساتھ جو گیس کا منصوبہ ہے اور اس پر agreement بھی ہو چکا ہے اس کو through کیا جائے۔یہ منصوبہ عام آدمی اور پاکستان کی اہمیت کا حامل ہے اور پنجاب کے عوام کی طرف سے یہ ایک بہت ہی بہترین پیغام جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔جی، رانا صاحب!

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پلیز! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں کوئی شبہ نہیں کہ واقعی یہ انتہائی اہمیت کا حامل معاملہ ہے اور اس سے ہر پاکستانی کا concern ہے۔اس میں وفاقیت یا صوبائیت کی تفریق کرنا بھی مناسب نہیں ہے لیکن ان دوستوں سے میری گزارش ہو گی کہ یہ سب مل بیٹھیں اور ایک اچھا

well worded Resolution بنالیں۔آج تو cut motions اور بجٹ پر voting ہونی ہے۔ یہ قرارداد لے آئیں تو اس پر بحث ہو جائے گی۔ تمام ممبران جو بھی اس پر اظہار خیال کرنا چاہیں گے وہ ہو جائے گا اور اس کے بعد ہم اسے پاس کر کے وفاقی حکومت کو بھیجیں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کا ایک بڑا بہتر affect ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک بات ہے۔

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں آپ سے گزارش کروں؟

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: جناب سپیکر! میں جو بات کر رہا ہوں اس کا تمام ممبران کی صحت اور زندگی سے تعلق ہے اس لئے پہلے ذرا میری بات سن لیں۔ ہمارے جو ممبران ہوسٹل میں رہتے ہیں وہاں سروسز ہسپتال سے ڈاکٹر کی ڈیوٹی لگتی ہے۔ میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ ایک ڈاکٹر دن کو آتا ہے اور ایک شام کو آتا ہے۔ جو ڈاکٹر صاحب شام کو آتے ہیں وہ Eye Specialist ہیں۔ انہیں eyes کا پتا ہے جبکہ وہاں general medicine کے ڈاکٹر کی ڈیوٹی ہونی چاہئے۔ اس سے کسی بھی ممبر کی زندگی کو خطرہ ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا point note کر لیا ہے. Directed

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! گیس سے متعلقہ ہالبروک کی بات کی گئی ہے کہ اس نے پاکستان کو ایران سے گیس خریدنے سے روکا ہے۔ میری گزارش ہے کہ گیس کی خریداری کے ساتھ ساتھ بجلی کی خریداری سے بھی روکا گیا ہے۔ اگر ایران سے بجلی کی خریداری نہ روکی جاتی تو اب تک بجلی کی لوڈشیڈنگ ختم ہو گئی ہوتی لہذا اسے بھی قرارداد میں شامل کیا جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پیر ولایت شاہ کھگہ صاحب! مجھے نہیں پتا کہ آپ کی تحریک التوائے کار کا کیا بنا ہے؟ آپ اس کا کیا کرنا چاہتے ہیں؟

قادر آباد فارم ضلع ساہیوال میں نایاب اور قیمتی جانوروں کی چوری

(---جاری)

پیر ولایت شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں تو کافی دیر سے آپ کی وساطت سے شور ڈال رہا ہوں - رانا صاحب نے بھی کئی دفعہ وعدہ کیا ہے لیکن اس پر کوئی پیشرفت نہیں ہوئی۔ مجھے تو ایسے لگتا ہے کہ یہاں پر جو ساری کارروائی ہو رہی ہے---

جناب سپیکر: رانا صاحب! یہ تحریک التوائے کار نمبر 612/09 ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر!---

پیر ولایت شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں تھوڑی سی گزارش کر لوں اس کے بعد رانا صاحب فرما دیں۔

جناب سپیکر: آپ پہلے ان کی بات سن لیں اگر اس سے آپ کو اطمینان نہ ہو تو پھر بات کر لینا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ انتہائی قیمتی جانور تھے جو farm سے چوری ہوئے اس کے بعد ان کا مقدمہ درج ہو گیا لیکن شاہ صاحب کے version کے مطابق اس کی تفتیش بہتر نہیں ہوئی اور وہ جانور برآمد نہیں کئے گئے۔ اس سلسلے میں جو بھی investigation report ہے متعلقہ ڈی پی او یا ایس پی انوسٹی گیشن کو بلا لیتے ہیں اور ساتھ انہیں پابند بھی کرتے ہیں کہ وہ شاہ صاحب سے بھی رہنمائی حاصل کریں اور اس case میں جو پیشرفت ممکن ہے وہ کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب اس تحریک کو مزید pending رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے - اس میں مقدمہ درج ہو چکا ہے اگر investigation میں کوئی lapses ہیں تو وہ ان کو بٹھا کر دور کراتے ہیں بلکہ یہ بھی ساتھ اس چیز کو pursue کریں اور یہ جانور برآمد ہوں۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

پیر ولایت شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں رانا صاحب کا احترام کرتا ہوں۔میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ تحریک پچھلے سال سے چل رہی ہے لیکن اس میں ذرا بھر بھی پیشرفت نہیں ہوئی لہذا اسےdispose of نہ کروائیں۔

جناب سپیکر: اس کی رپورٹwithin a weekپیش ہونی چاہئے۔

پیر ولایت شاہ کھگہ: میری گزارش تو سن لیں۔

جناب سپیکر: میں نے کہہ دیا ہے کہ ایک ہفتے کے اندر اندر مکمل رپورٹ پیش کریں۔

پیر ولایت شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں ایک سال میں کیا ہوا ہے؟ ابھی تک اس میں کوئی پیشرفت نہیں ہوئی اور انہوں نے انتہائی ناقص افسر کو تفتیشی لگایا ہوا ہے۔وہ تو پیروں کے پیچھے پھر رہا ہے کہ مجھے بتائیں کہ ان کا کھوج کہاں گیا ہے؟ وہاں پر یہ تفتیش ہو رہی ہے۔مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس بارے میں پہلے بھی کافی بات ہوئی ہے لیکن مجھے تو ایسے لگ رہا ہے کہ ہم یہاں پر جو آپ کے سامنے اپنی عرض پیش کرتے ہیں اس کا نیچے کوئی اثر ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی نہیں۔اللہ کے فضل سے ایسے نہیں ہو گا۔

پیر ولایت شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ آپ اسے کمیٹی کے پاس بھیج دیں تاکہ وہ اسے thrash outکرلے۔

جناب سپیکر: بعد میں دیکھیں گے اگر ضرورت ہوئی تو پھر بنائیں گے۔

پیر ولایت شاہ کھگہ: مہربانی۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر633/09 جناب شہریار ریاض کی طرف سے ہے۔جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! کیا یہmoveہو چکی ہے یا ابھی ہونی ہے؟

جناب سپیکر: یہmoveہو چکی ہے۔یہ بڑی دیر کی ہے۔آپ نے اس کا جواب دینا تھا۔

راولپنڈی کی اناسی کنٹریکٹ خواتین لیکچراروں کو مستقل کرنے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان) جناب سپیکر! محکمے کی طرف سے جو جواب موصول ہوا ہے وہ اس طرح سے ہے کہ محکمہ تعلیم نے اناسی خواتین لیکچراروں کو مستقل کرنے سے متعلق ایک سمری ارسال کی تھی لیکن اس پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہ فرمایا ہے کہ اس کا حتمی فیصلہ ہونے تک اسے pending رکھا جائے۔ حکومت پنجاب نے سکیل نمبر 1 تا15 تک کے ملازمین کو مستقل کر دیا ہے لیکن لیکچرار کے بارے میں ابھی احکامات / فیصلہ نہ کیا گیا ہے۔ اس پالیسی کے اعلان کے بعد محکمہ تعلیم نے ان تمام لیکچراروں کو مستقل کرنے کے بارے میں 2009-12-3 کو دوبارہ سمری بھجوائی ہے۔ اس سلسلے میں یہ گزارش ہے کہ 1 سے 15 سکیل کے ملازمین کو تو مستقل کر دیا گیا ہے لیکن اس سے اوپر جو کنٹریکٹ ملازمین ہیں ان میں صرف ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی اناسی لیکچرار ہی نہیں بلکہ دوسرے محکمہ جات کے بھی ملازم ہیں۔ اس وقت یہ سارا معاملہ under consideration ہے اس پر جلد ہی کوئی فیصلہ کر کے اس کے مطابق اس معاملے کو dispose of کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اسے dispose of کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جی، اسے dispose of کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔

چودھری محمد ایاز: جناب سپیکر! میری یہ درخواست ہوگی کہ یہ کافی اہمیت کا حامل مسئلہ ہے۔ اس وقت mover یہاں پر موجود نہیں ہیں کیا معلوم کہ وہ اس جواب سے مطمئن ہوتے ہیں یا نہیں لہٰذا مہربانی کر کے اس تحریک کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ یہ اب pending نہیں ہوگی۔ اب تو یہ dispose of ہو چکی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 884/09 ملک محمد عامر ڈوگر اور علی حیدر نور خان نیازی کی ہے۔ یہ تحریک اس اجلاس تک کے لئے pending کروائی گئی تھی۔ رانا صاحب! بتائیں اس کا کیا کرنا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناءاللہ خان):جناب سپیکر!اس وقت دونوں mover صاحبان موجود نہیں ہیں لہذا آپ اس کو اگلے اجلاس تک یاnext weekتکpendingفرمالیں تاکہ ان کی موجودگی میں اس کا جواب دیا جاسکے اور ان کے اطمینان سے متعلق بھی معلوم ہوسکے۔

جناب سپیکر:چلیں،ٹھیک ہے اس تحریک کو next session تک pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک جناب محمد محسن خان لغاری کی طرف سے ہے۔میرا خیال ہے کہ اس کوpendingکر لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناءاللہ خان)::جی،آپ اس کوpendingفرمالیں۔

جناب سپیکر:تو اس تحریک کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک چودھری ظہیرالدین صاحب کی طرف سے ہے کیا اس کو بھیpendingکر لیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناءاللہ خان):جناب سپیکر!اپوزیشن کی طرف سے جتنی بھی تحاریک التوائے کار ہیں ان سب کوpendingفرمالیں۔

جناب سپیکر:جی،ٹھیک ہے۔چودھری ظہیرالدین خان صاحب کی تحریک کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر972،شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے۔یہmoveہو چکی ہے اور اس کا جواب آنا تھا۔

ٹیکسلا انڈسٹریل اسٹیٹ اُنیس سال بعد بھی بنیادی سہولیات سے محروم

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناءاللہ خان):جناب سپیکر!اس کا جواب اس طرح سے ہے کہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ٹیکسلا میں اس وقت آبادکاری کی پوزیشن کے مطابق 7عدد یونٹس مکمل ہو چکے ہیں۔18کنال8مرلے کا پلاٹ جو کہWood Working Centreکے لئے ماسٹر پلان میں مختص کیا گیا تھا۔اس کو اس وقت کےDirector Estate Development and Worksنے چٹھی نمبریsuch and suchکے تحت دو پلاٹوں میں بحساب 4کنال اور 14کنال 8مرلے نمبر such and such تقسیم کر دیا اور ریجنل آفس راولپنڈی کی انتظامیہ نے ان پلاٹوں کو بذریعہ نیلامی بیچ دیا۔اس

تمام کارروائی کی منظوری اس وقت کے Managing Director صاحب نے غلط طور پر کی تھی۔ یہ درست ہے کہ اس action سے Estate کے Master Plan کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ ریکارڈ کے مطابق 82 عدد پلاٹوں کی نیلامی کو منسوخ کیا گیا۔ اس منسوخی کی بنیاد مندرجہ ذیل سات نکات پر طے کی گئی:

(1) قیمت کی عدم ادائیگی
(2) پلاٹ کی بقایا قیمت کی عدم ادائیگی
(3) Transfer Deed کی عدم رجسٹریشن
(4) Partnership Deed کی عدم فراہمی
(5) Project Building Plan کی عدم فراہمی
(6) پلاٹ کا قبضہ اور تعمیر مدت
(7) پراجیکٹ کی تعمیر میں عدم دلچسپی

منسوخ شدہ پلاٹس کے الاٹی حضرات کی درخواستوں پر محکمہ ان کے پلاٹوں کی بحالی پر غور کر رہا ہے۔ Small Industrial Estate Texla کو محکمہ کی دوسری estates کی طرح رجسٹرڈ شدہ Texla Industrial Estate Allotees Association کے حوالے کرنے کے لئے کارروائی تکمیل کے مراحل میں ہے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! میرا خیال ہے کہ وزیر قانون صاحب نے کافی تفصیل سے جواب دے دیا ہے۔ محکمہ اس میں کارروائی کر رہا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ بات بڑی خوشی کی ہے کہ میری اس تحریک کی وجہ سے کم از کم یہ تو معلوم ہوا کہ Texla Estate میں فراڈ ہوا ہے۔ وزیر قانون صاحب نے admit کیا ہے کہ ہاں، حکومت نے مانا ہے کہ واقعی وہاں فراڈ ہوئے ہیں۔ اب میری اس میں صرف یہ گزارش ہے کہ جن لوگوں کے پلاٹس منسوخ ہوئے ہیں ان کے بارے میں کوئی فیصلہ کیا جائے۔ وزیر قانون صاحب نے کہا ہے کہ ہم اس معاملے کو دیکھ رہے ہیں۔ دوسرا ابھی تک Resident Director Rawalpindi کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی، وہ ہونی چاہئے۔ یہ self finance کی scheme تھی۔ یہ ان

لوگوں کی اپنی سکیم تھی۔اس کو ان لوگوں کے ہی حوالے کر دیا جائے۔وزیر قانون صاحب نے کہا ہے کہ ابھی ہم اس process سے گزر رہے ہیں۔آپ صرف یہ direction دے دیں کہ وہ process جلد از جلد مکمل کر کے ان لوگوں کو ان کے پلاٹس دے دیئے جائیں تاکہ یہ self finance سے اس کو بنائیں۔اس میں حکومت کی کوئی involvement نہیں تھی۔آپ صرف وزیر قانون صاحب کو یہ direction دے دیں۔

جناب سپیکر: راناصاحب!کیا آپ نے شیخ صاحب کی بات سن لی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر!اس میں allotees کی جو association ہے ان کے ساتھ M.O.Us sign ہو گیا ہے۔اس کی کاپی میرے پاس ہے اور جلد ہی یہ معاملات ان کے سپرد کر دیئے جائیں گے۔اس کے بعد اس میں جو فراڈ یا malpractice ہوئی ہے اس بارے میں وہ association کارروائی کرنے کی مجاز ہوں گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!اس یقین دہانی کے ساتھ اگر آپ اس کو dispose of کر دیں تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔میں آپ کی اجازت سے ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی،ٹھیک ہے۔اس تحریک کو dispose of کیا جاتا ہے۔شیخ صاحب!آپ مزید کیا کہنا چاہتے ہیں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!میری ایک قرارداد ہے۔آج سے کچھ عرصہ پہلے جب ایران کے خلاف، پابندیوں کے خلاف U.N.O میں move ہوا تھا تو میں نے اُس وقت پڑھا تھا کہ پاکستان کا معاملہ بھی وہاں پر زیر بحث آیا تھا۔اسی وقت میں نے ایک قرارداد آپ کی خدمت میں بھیجی تھی۔وہ قرارداد ریکارڈ پر موجود ہے۔آج جو یہ بات ہوئی ہے یہ انتہائی اہم ہے۔آپ صرف یہ مہربانی کر دیں کہ اس قرارداد کو take up out of turn کر لیں۔آپ اس کی wording سنا دیں۔میں نے اس وقت یہی عرض کیا تھا کہ اس حوالے سے ہمیں فوری طور پر قرارداد لانی چاہئے لیکن اس وقت اجلاس نہیں ہو رہا تھا تو میں آج جناب کے علم میں یہ بات لا رہا ہوں کہ وہ قرارداد ریکارڈ میں موجود ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اجلاس کے بعد جب آپ تشریف لائیں گے تو ہم اس کو نکلوا کر دیکھ لیں گے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر983 ہے۔یہ بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے۔یہ پڑھی جا چکی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ پی سی ایس افسران کا مسئلہ ہے۔یہ بڑا burning issue ہے۔دل سے تو آپ بھی اس میں میرے ساتھ ہیں لہذا مہربانی کر دیں۔

پی سی ایس اور ڈی ایم جی کے افسران کی پروموشن میں تفاوت کی وجہ سے پی سی ایس افسران کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! واقعی یہ بڑی اہمیت کا حامل معاملہ ہے۔اس حوالے سے چیف سیکرٹری صاحب نے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی جس نے پی۔سی۔ایس افسران کے grievances کو سننے کے بعد ان کو resolve کرنا تھا۔جب یہ کمیٹی constitute ہوئی تو اس پر پہلا اعتراض یہ آیا کہ اس کمیٹی میں پی۔سی۔ایس افسران کی association کی نمائندگی نہیں ہے۔اس حوالے سے میں نے چیف سیکرٹری صاحب سے بات کی تھی اور انہوں نے P.C.S association کے صدر مسٹر منظور حسین ناصر کو بھی اس کمیٹی کا ممبر نامزد کر دیا تھا۔اس کمیٹی کی رپورٹ ابھی تک موصول نہیں ہوئی۔میرا خیال ہے کہ اس تحریک کو آپ دو دن کے لئے pending فرمالیں، میں اس کی رپورٹ منگوا لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس تحریک کو for one week pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک محترمہ فرح دیبا صاحبہ کی طرف سے ہے۔یہ بھی پڑھی جا چکی ہے اور اس کا جواب آنا تھا۔

کیبل پر انڈین فلموں کی نمائش اور 65 فیصد انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی عائد ہونے سے پاکستانی فلم انڈسٹری کو مشکلات کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک میں جو معاملہ معزز محرک نے اٹھایا تھا وہ تقریباً resolve ہو چکا ہے۔ اس تحریک میں سنیما گھروں پر لگنے والے Entertainment Tax کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا تھا کہ اس کو exempt کر دیا جائے یا اسے further تین سال کے لئے exemption دے دی جائے تو further تین سال کے لئے اس کو exempt کر دیا گیا ہے۔ اس کی پہلے ratio 65 percent تھی جبکہ اب محکمہ اس ratio کو بھی کم کرنے پر غور کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اس تحریک کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک طاہر احمد سندھو صاحب کی طرف سے ہے۔ کیا طاہر احمد سندھو صاحب تشریف رکھتے ہیں؟ وہ تشریف نہیں رکھتے، چلیں اس کو pending کرتے ہیں اگلی تحریک نمبر 95/10 مہر اشتیاق صاحب کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کو next week تک pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی. kept pending till next week اگلی تحریک نمبر 97/10، خالد امتیاز خان بلوچ کی ہے۔

حلقہ پی پی۔69 فیصل آباد کے ترقیاتی فنڈز کی خورد بُرد

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کو dispose of کر دیں کیونکہ اس میں انہوں نے جو معاملہ اٹھایا تھا Anti Corruption Department نے already اس پر کارروائی کر دی ہے تو میرے خیال میں اس کو further press کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بلوچ صاحب ادھر کہیں ہیں؟ Disposed of اگلی تحریک 99/10، میاں نصیر احمد صاحب کی ہے۔

ماڈل کالونی والٹن لاہور میں کھدائی کے دوران سوئی گیس کے اخراج کی شکایت

پر عملہ کا بروقت ایکشن نہ کرنے سے ایک ہی خاندان کے پانچ افراد کی ہلاکت

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ایک حادثہ پیش آیا تھا جس کے متعلق میاں نصیر احمد صاحب نے یہ مؤقف اختیار کیا تھا کہ محکمہ سوئی گیس کی نا اہلی کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا ہے تو ان کا یہ مطالبہ تھا کہ اس سے جو family متاثر ہوئی ہے محکمے کی طرف سے انہیں compensation دی جائے تو محکمے کی طرف سے 25 لاکھ روپے compensation دی جا چکی ہے تو میرا خیال ہے کہ اس کو dispose of کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کو شاباش دی جاتی ہے اور اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! ان کو deadline دی گئی ہے اس میں ان کا ابھی guardian مقرر ہونا ہے اور کچھ Death Certificates بننے ہیں۔ اگر رانا صاحب مناسب سمجھیں تو ایک مہینے کا ٹائم اور دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محکمے نے باقاعدہ in writing رقم مختص کر دی ہے۔ اب اس کی وارث ایک بچی ہے اور وہ نابالغ ہے تو اس لئے guardian مقرر ہونے کے بعد رقم اس کے account میں transfer ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک محترمہ رفعت سلطانہ ڈار صاحبہ کی ہے وہ تو عدت میں ہیں اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک نمبر 745، سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی ہے۔

گورنمنٹ ہائی سکول امیر اتیجیکا ضلع اوکاڑہ کے پلے گراؤنڈ پر بااثر افراد کا ناجائز قبضہ

سردار خالد سلیم بھٹی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول امیر اتیجیکا ضلع اوکاڑہ کے Play ground کی زمین 24 کنال 16 مرلے (تین ایکڑ) وہاں کی چند سیاسی شخصیات نے قبضہ کر کے اسے کاشتکاری کے لئے ٹھیکہ پر دے دیا ہے۔ اس بااثر قبضہ

گروپ میں بعض سرکاری افسران شامل ہیں جو اعلیٰ عہدوں پر Security Forces میں ملازم ہیں۔ Play ground پر قبضہ ہونے کے باعث بچوں کے کھیل اور دیگر مشاغل متاثر ہو رہے ہیں۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا اس کو آپ next week تک pending فرما دیں اور اگلی تحریک بھی سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی ہے اس کو یہ take up کر لیں کیونکہ اس تحریک کا جواب میرے پاس موجود ہے۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک نمبر 814، سردار خالد سلیم بھٹی صاحب!

گورنمنٹ گرلز مڈل سکول عظیم آباد چک نمبر EB/441 تحصیل بورے والا کے سکول پر بااثر افراد کے ناجائز قبضے سے سکول کی توسیع میں رکاوٹ

سردار خالد سلیم بھٹی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول عظیم آباد چک نمبر EB/441 تحصیل بورے والا کا کل رقبہ 68 کنال ہے۔ اس کے front پر 10 آدمیوں نے ناجائز قبضہ کر لیا ہے جس کو تحصیل ناظم نے کچی آبادی declare کر دیا ہے جس کی وجہ سے سکول کی انتظامیہ بے بس ہو گئی ہے اور اہل علاقہ یہ معاملہ D.C.O کے علم میں لائے لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ یاد رہے کہ اہل علاقہ نے اس سکول کو، جو پہلے پرائمری سکول تھا، بڑی تگ و دو کے بعد مڈل سکول تک upgrade کروایا تاکہ ان کی بچیاں دور دراز جانے کی بجائے اس سکول میں تعلیم جاری رکھ سکیں۔ اب سکول upgrade ہوا ہے تو اس کی مزید توسیع کے لئے عمارت کی ضرورت تھی لیکن چند بااثر افراد نے مقامی انتظامیہ سے ملی بھگت کر کے سکول کے front پر قبضہ کر کے وہاں construction کر لی ہے اور اب موقع پاتے ہی اسے کچی آبادی declare کروانے میں کامیاب ہو گئے ہیں جو اس سکول کی بچیوں کے حصول تعلیم کے لئے رکاوٹ ہے۔ اب عمارت کی توسیع ہو سکتی ہے نہ ہی سکول میں کوئی

تفریح اور sports کے لئے کوئیground ہے۔ اس صورتحال سے اہل علاقہ میں سخت بے چینی اور پریشانی کے جذبات پائے جاتے ہیں۔لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں جو جواب موصول ہوا ہے اس کے مطابق توEducation Departmentکا مؤقف یہ ہے کہ یہ جگہ سکول کی ہے اور اس کا ناجائز قبضہ ختم کرانے کے لئے تحرک کر رہے ہیں لیکن D.G. Kachi Abadiesکی طرف سے جو جواب موصول ہوا ہے اس کے مطابق وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس جگہ پر 44 کے قریب گھر آباد ہیں اس کا سروے ہو چکا ہے اور یہ کچی آبادی ہے تو اس حساب سے اس کچی آبادی کے غریب لوگوں کو وہاں سےbulldoze کر کے یہ زمین حاصل کرنا اس وقت ممکن نہیں ہے کیونکہ یہalready in processہے یا تو ان لوگوں کو قائل کر کے وہاں سے اٹھا کر کسی اور جگہ پر بٹھایا جائے یا پھر سکول کو کوئی متبادل جگہ دی جائے تو اس قاضیے میں یہ معاملہ اس طرح سےcomplicatedہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! ڈی ای (آر) نے اس کی cancellation کے لئے فائل سیکرٹری کالونیز کو بھجوا دی ہے ابھی اس پر کوئی کارروائی نہیں ہو رہی۔ عظیم آباد بورے والا شہر کی اہم جگہ پر یہ سکول ہے اس پر چند آدمیوں نے قبضہ کیا ہے، یہ کوئی اتنا مشکل نہیں ہے آپ بچیوں کے مستقبل کو مد نظر رکھتے ہوئے ان سے قبضہ واگزار کروائیں تاکہ بچیاں اس سکول میں properتعلیم حاصل کر سکیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جیسے سردار صاحب فرما رہے ہیں اگر تو چند لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے تو پھر کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن اگر کوئی غریب لوگ اپنی جھگیاں یا چھوٹے گھر بنا کر بیٹھے ہیں تو پھر وہ انسانی ہمدردی کا معاملہ ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! ایسا بالکل نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! Local Administration کی رپورٹ تو آپ کے سامنے ہے، آپ اس معاملے کو بے شک Standing Education Committee کے سپرد کر دیں، وہ موقع visit کر کے اس بات کا تعین کر لیں۔

جناب سپیکر: آپ نے جو فرمایا ہے اور جو آپ نے پڑھا ہے وہ انھوں نے بھی سن لیا ہے اور میں نے بھی سن لیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اگر وہاں پر غریب لوگ بیٹھے ہیں اور کسی کے پاس ایک مرلہ یا کسی کے پاس دو مرلے ہیں تو پھر میں سردار صاحب سے درخواست کروں گا کہ یہ اس کا کوئی متبادل تلاش کریں۔ اگر رپورٹ یہ آئے کہ وہاں پر دو تین آدمیوں نے اس قیمتی جگہ پر قبضہ کیا ہوا ہے تو پھر ضرور اس کو واگزار کروایا جائے گا۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! انشاءاللہ یہی بات بالکل صحیح ہو گی آپ اس کی انکوائری کروالیں۔

جناب سپیکر: یہ معاملہ ایجوکیشن کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ وہ اس کی انکوائری کر کے رپورٹ پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! یہ موقع پر جا کر visit کر لیں اور اس کی رپورٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: یہ انکوائری کمیٹی کو نہیں جا سکتی اس پر محکمے کے ذریعے محکمانہ انکوائری کروالیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! محکمے کا اپنا مؤقف ہے اور کچی آبادی کے محکمے کا اپنا مؤقف ہے۔

جناب سپیکر: یہ معاملہ کمیٹی کو جانے دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ دو معزز ممبران کے ساتھ سردار صاحب کو شامل کر کے ان کی ذمہ داری لگا دیں یہ وہاں سے رپورٹ لے آئیں تاکہ ان دونوں مؤقف میں سے جو درست ہو گا اس پر عملدرآمد کروالیں گے۔

جناب سپیکر: ایک تو یہ ہو گئے۔۔۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! آپ اس معاملے کی انکوائری C.M.I.T کو بھجوادیں اور 30 دن کی میعاد دے دیں۔ یہ ایجوکیشن والوں سے مسئلہ حل نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: اس میں میرا اختیار نہیں ہے، C.M.I.T میں انکوائری بھجوانے کا اختیار وزیر اعلیٰ صاحب کا ہے۔ ہم آپ کی request وہاں بھجوا سکتے ہیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: آپ اُدھر بھجوادیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: یہ سکول کا مسئلہ ہے اور یہ بچیوں کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، ہم ان کو کہہ دیتے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! آپ گورنمنٹ کو direction دے سکتے ہیں کہ وہ C.M.I.T کو یہ انکوائری بھیجیں کہ وہ انکوائری کرکے رپورٹ آپ کو بھیجیں۔

جناب سپیکر: جی، اسی طرح ہو جائے گا۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! اس کی تیس دن کی میعاد مقرر کر دیں۔

جناب سپیکر: تیس دن ٹھیک ہیں۔

چودھری محمد ارشد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری محمد ارشد: جناب سپیکر! آپ سے request کرنی تھی کہ اپوزیشن کو منانے کے لئے جانے والی کمیٹی لاپتا ہو گئی ہے۔ اس کا پتا کرنے کے لئے ایک اور کمیٹی بنائی جائے۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ اب ڈاکٹر محمد اشرف چوہان صاحب کی تحریک التوائے کار ہے۔ جی، چوہان صاحب!

گوجرانوالہ شہر آبادی کے لحاظ سے صحت کی سہولتوں سے محروم ہونے کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ گوجرانوالہ ملک کا آبادی کے لحاظ سے پانچواں اور صوبہ پنجاب میں آبادی کے لحاظ سے تیسرا بڑا شہر ہے جس کی آبادی بیس تیس لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ اس شہر میں صرف ایک D.H.Q ہسپتال ہے جہاں نہ صرف اس ضلع کے لوگ بلکہ سیالکوٹ حافظ آباد اور دیگر اضلاع کے لوگ بھی علاج معالجہ کی سہولت حاصل کرتے ہیں جبکہ اس ضلع سے آبادی اور رقبہ کے لحاظ سے کم اضلاع ملتان، بہاولپور، رحیم یار خان اور راولپنڈی میں دو سے تین ہسپتال قائم ہیں بلکہ ان میں میڈیکل کالج بھی قائم ہیں۔ سابق دور حکومت میں اس D.H.Q ہسپتال کا درجہ بڑھانے اور اس میں میڈیکل کالج بنانے کا منصوبہ بنایا گیا تھا مگر اس منصوبہ پر عملدرآمد نہ ہوا۔ اس ہسپتال میں بھی جدید طبی سہولیات اور مشینری نہ ہے جس کی وجہ سے اکثر مریض لاہور علاج کے لئے آتے ہیں ان کو علاج کے علاوہ سفری اور رہائش کے اخراجات بھی برداشت کرنا پڑتے ہیں جس کی وجہ سے اس ضلع کی آبادی میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک pending کرتے ہیں آپ اس کا جواب منگوالیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ مختلف تحاریک التوائے کار دی جاتی ہیں۔ اسی طرح وقفہ سوالات کے بارے میں بھی ایک مسئلہ ہے کہ سردار خالد سلیم

صاحب کی طرف سے جو تحریک التوائے کار پیش کی گئی انھوں نے یہ 10-نومبر 2009 کو جمع کروائی تھی اور اس کی باری جون 2010 میں آرہی ہے۔ اس دوران قبضہ گروپ مکان کیا وہاں پر پلازے بھی تعمیر کر سکتا ہے تو میری یہ تجویز ہے کہ اس کو بہتر بنانے کے لئے ہر session کے اندر نئے سرے سے تحاریک التوائے کار جمع کی جائیں اور جب session ختم ہو تو اس کے ساتھ ہی وہ lapse ہو جائیں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ بہت شکریہ۔ اب رانا بابر صاحب کی تحریک التوائے کار ہے، تشریف نہیں رکھتے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی رانا بابر صاحب کی ہے، تشریف نہیں رکھتے انھیں next week کے لئے pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کی ہے، وہ بھی تشریف نہیں رکھتیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر رانا بابر حسین ایم پی اے ایوان میں داخل ہوئے)

جناب سپیکر: رانا بابر صاحب! آپ کی دو تحاریک التوائے کار ہیں کیا یہ پہلے پڑھی جا چکی ہیں؟

رانا بابر حسین: جناب سپیکر! نہیں پڑھیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ اپنی تحریک التوائے کار نمبر 823 پڑھیں۔

پیروال خانیوال میں جنگلات کے لئے مختص اراضی خلیجی ریاست کو لیز پر دینے پر عوام کا احتجاج

رانا بابر حسین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پیروال خانیوال میں محکمہ جنگلات کی ہزاروں ایکڑ اراضی ایک خلیجی ریاست کو رائس فارم کے قیام کے لئے لیز پر دی جا رہی ہے جبکہ یہ اراضی جنگل کے لئے مختص ہے اور اس پر مختلف قسم کے درخت لگے ہوئے ہیں۔ سابق ادوار میں بھی اسی جنگل کی سینکڑوں ایکڑ اراضی غیر قانونی طور پر مسلح افواج، محکمہ بلدیات اور فشریز کو منتقل کی گئی ہے اور محکمہ مال خانیوال نے کافی اراضی غیر قانونی طور پر چند بااثر افراد کو الاٹ کر دی ہے۔ یہ جنگل 14000 ایکڑ پر قائم کیا گیا تھا اور اب صرف اس جنگل کا رقبہ 2800 ایکڑ رہ گیا ہے۔ ہمارے صوبہ اور ملک میں روز بروز جنگل کی تعداد کم ہو رہی ہے جس کی وجہ سے فضائی آلودگی میں

اضافہ ہو رہا ہے۔اس رقبہ کی الاٹمنٹ سے مزید فضائی آلودگی بڑھے گی۔جس کی وجہ سے نہ صرف ضلع خانیوال بلکہ صوبہ پنجاب کی عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے اجلاس تک pending کیا جاتا ہے۔اس وقت تک اس کا جواب آجائے گا۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 826 بھی رانا بابر حسین صاحب کی ہے جی، رانا صاحب!

L-15نہر بائی پاس تا منوں وال ٹیکسٹائل ملز بائی پاس روڈ میاں چنوں کا نام غیر معروف شخصیت کے نام سے منسوب کرنے کی کوشش

رانا بابر حسین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں نے جولائی 2008 میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو میاں چنوں شہر سے گزرنے والی سابقہ جی ٹی روڈ L-15نہر بائی پاس تا منوں وال ٹیکسٹائل ملز بائی پاس تک روڈ کی دو رویہ تعمیر کے لئے درخواست دی جس پر وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ نے مراسلہ نمبر 4633 کے تحت ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن آفیسر خانیوال کو اس منصوبہ پر عملدرآمد کے لئے رپورٹ طلب کی، میری ایک درخواست پر وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ نے نومبر 2008 مراسلہ نمبر1360 کے تحت اس سکیم کی feasibility report محکمہ مواصلات و تعمیرات کو بنانے کی direction دی اور اس feasibility report کو مزید کارروائی کے لئے محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ پنجاب کو ارسال کرنے کا کہا۔ یہ منصوبہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور میاں محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ/ خادم اعلیٰ پنجاب کے احکامات کی تعمیل میں مالی سال 09-2008 کے بجٹ میں approved ترقیاتی سکیم میں شامل ہوا اور موجودہ مالی سال 10-2009 کے بجٹ میں باقاعدہ منظور شدہ منصوبہ جات کی لسٹ میں شامل ہے۔اس سکیم پر زور و شور سے موقع پر کام شروع ہے مگر اب سیاسی اور فصلی بٹیرے جن کا پچاس سال سے کام ہی یہ ہے کہ دوسرے کے کاموں پر اپنی سیاست چمکانا اور عوام کو دھوکا دے کر اپنے آپ کو عوام کا خادم ثابت کرنا ہے۔انہوں نے اس روڈ کا نام اپنے مرحوم والد کے نام پر منسوب کرنے کے لئے بھاگ دوڑ شروع کی ہوئی ہے اور باقاعدہ پرائم منسٹر ہاؤس سے directive جاری کروا کر پنجاب حکومت

پر پریشر ڈال رہے ہیں کہ اس روڈ کا نام تبدیل کر کے ان کے والد کے نام پر رکھا جائے۔ اس سارے کام میں ان کو ان کے بھائی جو محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات بورڈ پنجاب میں ممبر انفراسٹرکچر ہیں، کی support حاصل ہے۔ حالانکہ یہ ایک سرکاری ملازم ہے مگر یہ سرکاری ملازمت کی بجائے اپنے بھائی کی lobbing میں مصروف ہے اور دن رات اپنے بھائی کی خاطر ایک کر رکھا ہے۔ یہ سرکاری ملازم اس روڈ کا نام تبدیل کروانے کے لئے بھی اپنا سرکاری اثر ورسوخ استعمال کر رہا ہے اور حکومت پنجاب کے متعلقہ محکمہ جات پر اپنے عہدے کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو اس روڈ کا نام سابق وزیر اعلیٰ پنجاب "جناب غلام حیدر وائیں مرحوم" کے نام سے ان کے ملک، صوبہ پنجاب خاص کر میاں چنوں تحصیل کی عوام کے لئے سیاسی، سماجی اور ڈویلپمنٹ کے کاموں کے لئے کی گئی کوششوں کے سلسلہ میں رکھا جانا چاہئے مگر اس طرف حکومت پنجاب یا ضلعی انتظامیہ خانیوال اور ٹی ایم اے میاں چنوں کوئی کارروائی نہ کر رہی ہے بلکہ ایک ایم این اے جو مرحوم کی زندگی میں کبھی بھی اس حلقہ سے ان کی مقبولیت کی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکا تھا متعدد دفعہ مرحوم سے جنرل الیکشن میں ہارا تھا، عوام کی نظروں میں اپنے آپ کو اچھا ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس طرح تحصیل میاں چنوں اور ضلع خانیوال کی عوام میں اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک کو next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

رانا بابر حسین: بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ موجود نہیں ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 943 ڈاکٹر محمد اشرف چوہان صاحب کی ہے۔ چوہان صاحب! اس سے اگلی تحریک نمبر 952 بھی آپ ہی کی ہے۔

سیوریج بچھانے میں تاخیر کی وجہ سے گوجرانوالہ کی سڑکوں کی خستہ حالی

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ

گوجرانوالہ شہر جو ملک کا پانچواں بڑا شہر ہے اور پنجاب کا تیسرا بڑا شہر ہونے کے علاوہ ایک بڑا انڈسٹریل شہر ہے جس کی آبادی بیس پچیس لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ اس شہر کی ہر چھوٹی اور بڑی سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ کافی سڑکیں واسا اور دیگر اداروں نے سیوریج اور واٹر سپلائی کے پائپ بچھانے کے لئے کٹ کروائی تھیں۔ سیوریج اور واٹر سپلائی کے پائپ بچھانے کے بعد ان سڑکوں کی مرمت یا تعمیر نہ کروائی گئی ہے۔ پورے شہر کی سڑکیں کھنڈرات کا منظر پیش کر رہی ہیں۔ سڑکوں پر بڑے بڑے گڑھے پڑ چکے ہیں جس کی وجہ سے گاڑیاں تو درکنار ان پر پیدل چلنا بھی مشکل ہے جس کی وجہ سے نہ صرف اس ضلع کے لوگوں کو مشکلات درپیش ہیں بلکہ باہر سے آنے والے افراد کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کو بھی next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک 952 بھی آپ کی ہے۔

وزیر اعلیٰ کی ہدایت کے باوجود صوبہ کے دور دراز اضلاع کے ہسپتال میں سپیشلسٹ ڈاکٹروں کو تعینات نہ کرنا

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ موجودہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے دور دراز کے علاقہ میں لوگوں کو صحت کی سہولیات ان کے door step پر پہنچانے کا اعلان کیا اور اس کے تحت صوبہ کے تمام پسماندہ اور دور دراز کے T.H.Qs اور DHQs میں بڑے بڑے ہسپتالوں میں تعینات پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز، سرجنز اور Consultants کی ڈیوٹیاں لگائی ہیں کہ وہ مقرر کردہ ایام میں ان مخصوص DHQs اور THQs میں ڈیوٹی دیں اور مریضوں کا علاج کریں جس کے تحت سروسز ہسپتال لاہور کے ڈاکٹروں کی ایک ٹیم نے منڈی بہاؤالدین کا مورخہ 27۔اکتوبر 2009 کو visit کیا۔ یہ ٹیم گیارہ سے بارہ بجے کے دوران وہاں پہنچی، وہاں یہ ٹیم آدھ سے پون گھنٹہ ٹھہری اور پھر واپس چلی آئی۔ اس ٹیم میں کوئی بھی specialist

cadre کا ڈاکٹر نہ تھا بلکہ ان میں زیادہ Trainee ڈاکٹروں، M.O اور SMO تھے۔ اس ٹیم میں شامل ڈاکٹروں سے زیادہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ڈاکٹر اس D.H.Q ہسپتال منڈی بہاؤالدین میں تعینات تھے جس کی وجہ سے ایم ایس، ڈی ایچ کیو ہسپتال ہذا نے اُن کو مریضوں کا علاج نہ کرنے دیا۔ اس طرح یہ ٹیم صرف چائے پی کر اور بسکٹ وغیرہ کھا کر واپس چلی آئی۔ اس طرح اعلیٰ ڈاکٹروں نے وزیراعلیٰ پنجاب کے ان احکامات کو ہوا میں اُڑا دیا جس کی وجہ سے عوام میں شدید اضطراب پایا گیا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک کو next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ رانا صاحب! آپ اُس وقت تک اس کا جواب لے لیں۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوا۔ میں نے اپوزیشن کے ساتھیوں کو بلانے کے لئے ایک ٹیم بھیجی تھی کیا وہ آ گئے ہیں، انہیں ذرا باہر دیکھیں کہ آ رہے ہیں کہ نہیں؟ ملک ندیم کامران صاحب، دوست محمد کھوسہ صاحب اور مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب ان تینوں حضرات میں سے کوئی ادھر موجود ہیں تو اس حوالے سے مجھے بتائیں۔ خیر سے ٹیم آ گئی ہے اور خیر کی خبر ہی لانا۔ راجہ ریاض صاحب! آپ ٹیم میں شامل نہیں تھے؟ میں نے تو آپ کو یہاں سے شامل کر کے بھیجا تھا۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! کائرہ صاحب گئے تھے۔

جناب سپیکر: اچھا، ٹھیک ہے۔ جی، ملک ندیم کامران صاحب!

وزیر خوراک (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ہم آپ کے حکم کے تحت اور ہاؤس کی خواہش کے مطابق چار لوگ گئے تھے جس میں میاں مجتبیٰ صاحب، سردار دوست محمد کھوسہ صاحب اور تنویر اشرف کائرہ صاحب بھی ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ ہم نے کوئی آدھا گھنٹہ ان سے بات کی ہے اور تمام معاملات پر اُن سے request کی ہے کہ کوئی اچھا تاثر پنجاب level پر نہیں جائے گا۔ آپ کے حلقے والے لوگ بھی اسے دیکھ رہے ہیں اور پورا پنجاب دیکھ رہا ہے اور یہ ایک اچھا gesture ہوتا ہے کہ جب وزیر خزانہ اپنی wind up speech کریں تو وہاں پر آپ کا ہونا بہت ضروری ہے لیکن میں افسوس کے ساتھ یہ کہنا چاہتا

ہوں کہ وہ ابھی اپنی اس بات اور مؤقف پر قائم ہیں اور وہ آج یہاں پر تشریف نہیں لا رہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ کارروائی آگے بڑھائیں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ بتائیں کیونکہ ان کی کٹوتی کی تحاریک ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! جن صاحبان کو آپ نے بھیجا تھا تو انہوں نے پورے خلوص نیت کے ساتھ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کے ساتھ فائنل بات کر کے آگئے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! نہیں۔ فائنل تو نہیں ہے بلکہ یہ اپنے طور پر۔۔۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (سردار دوست محمد خان کھوسہ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (سردار دوست محمد خان کھوسہ): جناب سپیکر! مذاکرات ان سے ابھی بھی چل رہے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ اس ہاؤس کی بہتری کے لئے وہ تشریف لے آئیں گے لیکن جیسا کہ ملک صاحب نے یہاں پر عرض کیا ہے کہ فی الحال وہ اس چیز پر بضد ہیں کہ ہم ہاؤس کے اندر نہیں آئیں گے۔

جناب سپیکر: وہ ڈیمانڈ کیا کرتے ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (سردار دوست محمد خان کھوسہ): جناب سپیکر! ان کی پہلے بھی رانا صاحب کے ساتھ بات ہوئی ہے تو وہی ان کی ڈیمانڈ ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! What we should do now?

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ جن معزز صاحبان کو بھیجا تھا تو انہوں نے بھی کافی دیر ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کی ہے اور اس سے پہلے آپ

کےchamberمیں ہماری بھیLeader of the Oppositionاور محترم محسن لغاری صاحب سے بات ہوئی تھی اور وہاں پر میں نے ایک تجویز رکھی تھی کہ جو بھی کل واقعہ پیش آیا ہے اور اس طرح کے واقعات 371 معزز ممبران کے ہاؤس میں بعض اوقات بعض دوستوں سے کسی بات میں تجاوز ہو جاتا ہے لیکن ہمیشہ اسے درگزر اور wiseness سے resolve کیا گیا ہے اور کبھی بھی کوئی آدمی اس بنیاد پر اپناroleجو اس کے حلقے کے لوگوں نے اسے تفویض کیا ہے، جس کاmandateاس کے پاس ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پیچھے ہٹنے یا انحراف کرنے کا کبھی کوئی جواز نہیں ہوتا۔ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ اس معاملے کو آپ کے سپرد کر دیا جائے اور آپ اس سلسلے میں جو بھی فیصلہ کریں اسے ہم تسلیم کریں گے اور اسی طرح سے اپوزیشن کو بھی اور باقی پارلیمانی پارٹیاں جو اس وقت ہاؤس میں موجود ہیں وہ بھی اس معاملے کو تسلیم کریں لیکن وہ کل کے معاملے میں کوئی فیصلہ dictate کروانا چاہتے ہیں۔ وہ اس طرح سے چاہتے ہیں کہ شاید انہوں نے کوئی ایک فیصلہ کر لیا ہے کہ کل کے واقعہ کا یہی فیصلہ ہوگا اور ان کیdictationکو تسلیم کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ معزز ہاؤس ہے اور آپHouse Custodian of theہیں تو اس کے لئے یہ رویہ قطعی طور پر مناسب نہیں ہے کہ کسی بھی واقعہ کا فیصلہ ہونے سے پہلے طے کروایا جائے کہ آپ اس کا فیصلہ اس طرح سے کریں گے تو اسی لئے ہم نے دوبارہ بھی ان دوستوں کو بھیجا تھا اور اب بھی ہماری ان سے گزارش یہ ہے کہOppositionکا کردار ہم نے نہیں دیا بلکہOppositionکاrole پنجاب کے عوام نے انہیں دیا ہے۔ یہ کردار انہوں نے ہمارے لئے ادا نہیں کرنا بلکہ پنجاب کے آٹھ کروڑ عوام کے لئے ادا کرنا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں تو ان کی پارٹی کی قیادت سے بھی یہ بات کہوں گا کہ اگر آپ نے انہیں اس قسم کی instructions دے کر بھیجا ہے کہ تم نے یہ بات کرنی ہے اور یہ نہیں کرنی، اس بات کو قطعی طور پر تسلیم نہیں کرنا تو میں ان سے بھی گزارش کروں گا کہ یہ کردار صوبہ کے 8 کروڑ عوام نے انہیں دیا ہے، پاکستان کے لوگوں نے انہیں یہ کردار دیا ہے اور انہیں یہ کردار ادا کرنا چاہئے لیکن میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ ہم انہیں اس بات کا احساس دلانے کے لئے بار بار ان سے گزارش کرتے رہیں گے، بار بار ان سے request کرتے رہیں گے اور انہیں اس بات کا یقین بھی دلاتے رہیں گے کہ ہماری پارٹی کی قیادت کا اور

اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام ممبران کا بھی یہ مصمم ارادہ ہے کہ نہ صرف اپوزیشن کو برداشت کریں بلکہ اپوزیشن کا احترام بھی کریں اور ان کے نقطہ نظر کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں اور اس نقطہ نظر سے رہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

جناب سپیکر! پورا میڈیا اس بات کا گواہ ہے کہ چار دنوں میں انہوں نے جو جو کہا اور بعض اوقات کافی تند و تیز باتیں بھی کیں لیکن ہماری طرف سے کسی ایک آدمی نے انہیں interrupt نہیں کیا اور ہم نے ان کی باتوں کو پورے غور اور احترام کے ساتھ سنا اور ہمارا یہ بھی مصمم ارادہ ہے کہ ہم ان سے رہنمائی حاصل کریں گے لیکن جب تک ہم ان کوششوں میں کامیاب نہیں ہوتے یا جب تک وہ اپنی leadership کے احکامات کی وجہ سے مجبور ہیں تو میری آپ سے گزارش ہو گی کہ اس ہاؤس کا یہ قیمتی وقت ہے اور اسے further ضائع نہ کیا جائے بلکہ آج کی معمول کی کارروائی کو شروع کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): شکریہ جناب سپیکر! راناثناءاللہ صاحب نے بات کی ہے تو ہم بھی چاہتے ہیں کہ مذاکرات جاری رہنے چاہئیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ آج محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کی سالگرہ کا دن ہے اور محترمہ وہ عالمی لیڈر ہیں جن کی قیادت پر ہر پاکستانی بلکہ پوری دنیا میں لوگ ان کی اس ملک کے لئے قربانیوں پر فخر کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں صرف پاکستان کی بات نہیں کر رہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) ایک ایسی لیڈر تھیں کہ جب ان کی شہادت ہوئی تو میں سمجھتا ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسی آنکھ نہیں تھی جس میں آنسو نہ آیا ہو۔ یہ لوگوں کے دل میں ان کی قدر کا منہ بولتا ثبوت ہے اور اس ملک کے لئے پاکستان پیپلز پارٹی کو یہ اعزاز حاصل ہے اور دنیا میں کسی سیاسی جماعت کو یہ اعزاز حاصل نہیں ہے کہ اس کی قیادت نے جانتے اور سمجھتے ہوئے اپنے ملک اور عوام کے لئے جان کی قربانی دی۔ یہ اعزاز صرف اور صرف پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کے

ورکروں کو حاصل ہے کہ اس کی قیادت نے اس ملک کے لئے قربانی دی اور کون نہیں جانتا تھا کہ ذوالفقار علی بھٹو کو کیوں اور کس لئے سزا ہوئی، کیا ذوالفقار علی بھٹو کوئی بچہ تھا جو نہیں سمجھتا تھا کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے ؟ لیکن اس نے کہا کہ میں آمر کے ہاتھوں مروں گا، تاریخ کے ہاتھوں نہیں مروں گا۔ اسی طرح بے نظیر بھٹو جب آئیں تو جب کراچی میں ان پر حملہ ہوا تو پوری پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت نے ان سے کہا کہ آپ واپس چلی جائیں کیونکہ اس ملک میں آپ کی جان کو خطرہ ہے اور میں ان کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں اور میں نے خود اپنے کانوں سے یہ الفاظ سنے ہیں کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں ان دہشت گردوں سے ڈر کر یہ ملک چھوڑ کر بھاگ جاؤں۔ میں اس ملک کو چھوڑ کر بھاگنے سے بہتر سمجھتی ہوں کہ میں اس ملک کے لئے اپنی جان کی قربانی دے دوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جس قیادت کے ارادے اپنے لئے اور اپنے ملک کے عوام کے لئے اتنے مضبوط ہوں تو آج وہ قبر میں لیٹی ہوئی ہیں لیکن پورے ملک میں تمام محب وطن پاکستانی اور اس ملک سے محبت رکھنے والے پاکستانی محترمہ بے نظیر بھٹو کی طرف سے ان زخمیوں کو اپنے خون کے نذرانے پیش کر رہے ہیں جو دہشت گردی کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں، ان زخمیوں کو جو اس ملک میں امن چاہتے ہیں، ان زخمیوں کو جو اس ملک کے محب وطن سپاہی ہیں اور ان زخمیوں کو جو اس ملک کے لئے اپنی جان دینے کے لئے دن رات دہشت گردوں کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں۔ آج محترمہ قبر سے ان کے لئے خون کا نذرانہ پیش کر رہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

ان کی عظمت کو سلام پیش کرتے ہوئے انہوں نے اس ملک کے لئے جو قربانیاں دیں اس پر میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور انشاءاللہ تعالیٰ اس ملک کا ہر محب وطن پاکستانی اس ملک کے لئے جو سوچ ذوالفقار علی بھٹو کی تھی، جو محترمہ بے نظیر بھٹو کی تھی کہ ہم نے اس ملک سے جہالت، غربت، کرپشن، بے روزگاری اور دہشت گردی کو ختم کر کے اسے یورپی ممالک کے مقابلے میں کھڑا کرنا ہے۔ ہم بھی آج یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم اس مشن کو جاری رکھیں گے اور اس کے لئے اگر ہمیں بھی اپنی جان کی قربانی دینی پڑے تو ہم اس سے کبھی گریز نہیں کریں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: میرے خیال میں جس بات کا تذکرہ چل رہا ہے اور ہمارے دوست واک آؤٹ کر گئے ہیں، بائیکاٹ کر گئے ہیں ان کو ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ یہ جمہوریت کا حسن ہوتا ہے کہ اپوزیشن اپنا

positive کردار ادا کرے جس کے لئے جو اس قسم کی کچھ باتیں ہو گئی تھیں پریس بھی اس بات کو سن لے، میں نے ان الفاظ کو expunge کرنے کا حکم دے دیا تھا۔ جو کلمات موصوف کہہ گئے تھے میں نے ان کو بھی کہا کہ آپ فوری طور پر ان الفاظ کو واپس لیں۔ میں نے یہ کہہ دیا تھا کہ یہ کارروائی کا حصہ نہ بنیں لیکن میڈیا میں وہ چیزیں آ گئیں جس کا مجھے بہت افسوس ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ انہوں نے آج کٹوتی کی تحاریک پیش کی ہیں اس لئے انہیں آنا چاہئے اور اس ہاؤس کا حصہ بننا چاہئے۔ انہیں آکر اپنے علاقے، اپنی پارٹی کی نمائندگی کرنی چاہئے اور جو اپوزیشن کا role ہے وہ ادا کرنا چاہئے۔ میری ان سے پرزور التماس ہے اور میں نے یہاں سے ان کو منانے کے لئے ٹیم بھیجی تھی مگر مجھے افسوس ہے کہ وہ ابھی اس میں کامیاب نہیں ہو پائے ہیں۔ میری دعا ہے کہ وہ کامیاب ہوں اور میری ان بھائیوں اور بہنوں سے بھی اپیل ہے کہ وہ آکر ہاؤس کی کارروائی میں حصہ لیں۔ وہ اپنے اس کام کو جس کے لئے لوگوں نے ان کو منتخب کیا یا ان کی پارٹی نے ان کو ٹکٹ دیئے جن پر وہ منتخب ہو کر آئے ہیں وہ یہاں ہاؤس میں آکر اپنے مؤقف بیان کریں ہم سنیں گے۔ میں تو ان کی بات سنتا ہوں، مجھے سننی چاہئے اور میں سنوں گا۔ میں ان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ واپس ہاؤس میں تشریف لائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد اعجاز شفیع: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جس طرح رانا صاحب نے فرمایا اور آپ نے بھی فرمایا یہ بہت اچھی بات ہے۔ کل جو issue ہوا اس پر آپ نے ہاؤس میں ایک کمیٹی constitute کی تھی۔ اب آٹھ کروڑ عوام کا یہ اتنا بڑا بجٹ جس میں اگلے سالوں میں عوام کے مقدر، ان کی ترقی اور ان کے ڈویلپمنٹ کے فیصلے ہونے ہوتے ہیں۔ اگر وہ کمیٹی constitute کی گئی ہے تو وہ کمیٹی کی رپورٹ آنے دیں اس وقت تک ہمارے دوستوں کو آنا چاہئے تھا۔ اگر وہ نہیں بھی آتے تو ہم اس چیز کو اتنا pending نہ کریں اور کارروائی شروع کریں۔ اگر انہیں آٹھ کروڑ عوام کا احساس نہیں ہے تو یہاں باقی لوگ بیٹھے ہیں۔ کمیٹی کی رپورٹ آنے پر جو بھی فیصلہ ہو اس کو من و عن ہاؤس میں announce کر دیا جائے۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اپوزیشن نے جو بائیکاٹ کیا ہوا ہے انہیں ہاؤس میں لانے کے لئے جتنے اچھے، احسن طریقے سے کوشش کی گئی ہے اور آپ کا جو فرض ہے اسے آپ پورا کر رہے ہیں جس کے لئے میں اس ہاؤس کی طرف سے آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اپوزیشن والے یقیناً اپنے چیمبر میں میری گزارش سن رہے ہوں گے ان سے میں بھی یہ گزارش کروں گا کہ وہ مہربانی کریں کیونکہ ان کا ایک اہم role ہے اور وہ اس گاڑی کا اہم حصہ ہیں اس لئے میری ان سے گزارش ہو گی کہ وہ ہاؤس میں تشریف لائیں۔ اگر کسی کا دل دکھا ہے، میں کل ہاؤس میں موجود نہیں تھا، میں اپنی طرف سے معذرت چاہتا ہوں اور ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ ہاؤس میں تشریف لائیں تاکہ یہ گاڑی احسن طریقے سے آگے رواں دواں ہو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جس انداز سے آپ نے اور سینئر وزیر راجہ صاحب نے بھی اپوزیشن کے ممبران سے گزارش کی ہے۔ میں بھی آپ کی آواز میں آواز ملاتے ہوئے ان سے یہ گزارش کروں گا اور ساتھ انہیں یہ یاد کرانا چاہوں گا کہ پچھلے پانچ سال جب وہ حکومت میں تھے، وہ وزیر تھے، ان کے وزیر اعلیٰ تھے، پورے پاکستان میں ان کی حکومت تھی اور اس وقت ہم اپوزیشن میں تھے۔ ہم نے کبھی بھی کسی اجلاس کا واک آؤٹ نہیں کیا تھا۔ جو پارلیمانی روایات ہیں اس کے مطابق جب بھی کیا ٹوکن واک آؤٹ کیا بلکہ ہمیں اس ہاؤس سے زبردستی expel کیا جاتا رہا۔ ہمیں باقاعدہ ہاؤس کے باہر سے پولیس کی نفری میں گرفتار کر کے تھانہ قلعہ گجر سنگھ میں بند کیا جاتا رہا تاکہ ہمیں اسمبلی آنے سے روکا جائے۔ ہمیں اس بنیاد پر ٹارچر کیا گیا کہ ہم اس ہاؤس میں کھڑے ہو کر حکومت کے خلاف اور اس وقت کے آمر کے خلاف بات کرتے تھے لیکن ہم نے اس mandate سے کبھی انحراف نہیں کیا، ہم نے کبھی جان چھڑانے کی کوشش نہیں کی کہ ہم واک آؤٹ کر کے اپنے آفس یا اپنے گھر میں بیٹھ جائیں۔ ہم نے ہمیشہ اس بات کو ترجیح دی کہ یہ معزز ایوان اسی مقصد کے لئے ہے اور

ہمارا یہ فرض ہے کہ ہمیں عوام نے جو mandate دے کر یہاں بھیجا ہے اس کے مطابق اپنا کردار ادا کریں۔ میری بھی اپنے اپوزیشن کے بھائیوں اور بہنوں سے گزارش ہے کہ وہ ایسی باتوں سے دلبر داشتہ نہ ہوں بلکہ وہ اپنا کردار اس ہاؤس میں آکر ادا کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ترقی خواتین (محترمہ صغیرہ اسلام): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ترقی خواتین (محترمہ صغیرہ اسلام): جناب سپیکر! میں آپ کی مشکور ہوں اور رانا صاحب نے بھی بالکل ٹھیک کہا ہے کہ ہم واک آوٹ کرتے تھے لیکن جو لفظ شیخ علاؤالدین نے استعمال کیا ہے وہ میں نے پڑھا بھی ہے اور سنا بھی ہے۔ آپ imagine کریں ایک ماں ہونے کی حیثیت سے، ایک بہن ہونے کی حیثیت سے آپ یقین کریں کہ جتنی تکلیف مجھے پہنچی ہے مجھے ایسے لگا کہ جیسے کسی نے میری روح پر مارا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

عورتوں کو مخاطب کرنے کا یہ طریقہ بالکل غلط ہے۔ کوئی بندہ یہاں پر ایسا نہیں ہے جس کی بہن نہ ہو، کوئی آدمی یہاں پر ایسا نہیں ہے جس کو ایک ماں نے جنم نہ دیا ہو اور کوئی ایسا نہیں ہے جس کی بیٹی نہ ہو۔ ان کے بارے میں اتنا توہین آمیز لفظ استعمال کرنا میرا خیال کہتا ہے کہ "ماں" کی اس سے بڑی توہین کوئی نہیں ہے۔ میں شیخ علاؤالدین سے یہ کہوں گی کہ وہ ان سے جا کر خود معافی مانگیں جس بہن کے بارے میں انہوں نے اتنا غلط کہا ہے۔ ایک دفعہ نہیں کہا گیا پرسوں بھی کہا گیا۔ راجہ صاحب! آپ ذرا سوچیں ان کی جگہ پر اگر آپ کی بہن ہو اور اس کو کوئی یہ لفظ کہے۔

جناب سپیکر! جب ہم اپوزیشن میں تھے تب بھی گورنمنٹ کی طرف سے کبھی اتنے غلط comments ہمارے بارے میں نہیں دیئے گئے تھے جو ہمارے ممبر نے ان لیڈیز کے بارے میں دیئے ہیں۔ انہوں نے صرف ان عورتوں کو نہیں کہا بلکہ اس ہاؤس میں بیٹھی ہوئی تمام عورتوں کے بارے میں یہ لفظ استعمال کئے ہیں۔ وہ عورتوں کو کیا سمجھتے ہیں؟ عورت سے زیادہ مقدس رشتہ کوئی نہیں ہے۔ عورت ہر روپ میں مقدس ہے۔ ماں کے روپ میں، ایک بیٹی کے روپ میں اور ایک بہن کے روپ میں۔ میں انتہائی پرزور مذمت کرتی ہوں شیخ علاؤالدین کے ان لفظوں کی۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ جب شیخ علاؤالدین صاحب بولتے ہیں تو اپوزیشن کی طرف سے خواہ مخواہ ان پر تنقید کی جاتی ہے اور ان کو بولنے نہیں دیا جاتا۔(نعرہ ہائے تحسین) کل کا جو واقعہ ہوا ہے اس میں انہوں نے کوئی ایسی غلط بات نہیں کی ہے۔ اگر وہ یہ بات ایک عورت کے بارے میں کرتے تو ہمارا ضمیر بھی ہمیں ملامت کرتا۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ "میں آپ کے راز کھولوں گا، آپ نے حکومت سے کیا کیا مراعات لی ہیں" یہ باتیں انہوں نے کی ہیں۔ اگر وہ کوئی ایسی غلط بات کرتے تو سب سے پہلے میں واک آؤٹ کرتی لیکن ان کی آپس کی لڑائی ہے اور اس لڑائی میں اس معزز ایوان کا وقت ضائع نہ کیا جائے۔ شیخ علاؤالدین صاحب اور وہ بیٹھ کر اپنے معاملات طے کریں کہ انہوں نے کس طریقے سے چلنا ہے؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میرے خیال میں کافی بات ہو گئی ہے میں نے ان کا کافی انتظار کر لیا ہے۔ مجھے بڑا افسوس ہے اور میں آپ تمام سے گزارش کرتا ہوں کہ جب سپیکر بول رہا ہو تو مہربانی فرما کر اس میں پوائنٹ آف آرڈر نہ لیا کریں، یہ میری آپ سے پرزور التماس ہے۔ جی، بھٹی صاحب! اب آپ بولیں۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! میں آپ سے جو وقت مانگ رہا ہوں کسی کی دل آزاری کے لئے نہیں مانگ رہا۔ یہ جو معزز ہاؤس کے معزز ممبران یہاں پر تشریف فرما ہیں۔ اس ہاؤس میں پہنچنے والے ہر آدمی کے پیچھے ایک mandate ہے اور جو اس ہاؤس کا رکن بن جاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ عزت ملتی ہے تو وہ یہاں پر بیٹھتا ہے۔ اگر کسی میرے ساتھی نے جو بات کی اور جس کا جواب شیخ صاحب نے دیا تھا۔ اس سلسلے میں میری بہن ساجدہ میر نے جو کچھ کہا بالکل صحیح کہا ہے اور کوئی بات ایسی نہیں تھی جو اخلاق سے گری ہوئی ہو۔ اگر کسی کے اپنے دل میں خراش ہے اور اس نے وہ محسوس کی ہو تو وہ ان کی اپنی ذاتی بات ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں۔جی، جناب تنویر اشرف کائرہ صاحب! آج آپ نے wind up speech کرنی ہے اور اس کے بعد کٹوتی کی تحاریک بھی ہیں تو اب بسم اللہ کر کے اب اس بحث کو wind up کریں۔

وزیر خزانہ کی سالانہ بجٹ 11-2010 پر اختتامیہ تقریر

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بجٹ کی بحث سمیٹنے سے پہلے چند گزارشات پیش کروں گا جیسا کہ مجھ سے پہلے راجہ ریاض صاحب نے جو فرمائی ہیں۔ شہید محترمہ بینظیر بھٹو کی 57 سالگرہ کا مبارکباد کا دن ہے۔ میں اپنے اور اپنے قائد صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری کی طرف سے شہید قائد کی سالگرہ کے دن پورے ایوان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ شہید محترمہ آج بھی ہمارے دلوں میں بستی ہیں اور ہم اس ملک کے عوام کو مہنگائی، بے روزگاری، غربت، پسماندگی اور دہشت گردی سے نجات دلا کر اپنے شہید قائد کا مشن پورا کریں گے۔ آپ کے توسط سے پورے ایوان اور خصوصاً پاکستان پیپلز پارٹی کے جو ممبران ہیں ان کو میں کہوں گا کہ وہ بڑھ چڑھ کر خون کا عطیہ دیں۔ شہید محترمہ بینظیر بھٹو نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اپنے خون کا عطیہ دیا تھا اور آج جو ہمارے فوجی جوان، ہمارے پولیس کے اہلکار اور اس کے علاوہ ہماری جو عوام ہے، جو دہشت گردی میں اپنا خون دیتے ہیں یہ خون شہید محترمہ بینظیر بھٹو کے صدقے، میں اپنے پاکستان پیپلز پارٹی کے تمام کارکنوں سے التجا کروں گا کہ وہ اپنے خون کے عطیات دیں۔

جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میری اس معزز ایوان کے ممبران سے التجا ہے کہ شہید محترمہ بینظیر بھٹو کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر محترمہ بینظیر بھٹو (شہید) کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعا کی گئی)

جناب سپیکر! میں اپنے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور کابینہ کی طرف سے اس معزز ایوان کے تمام ممبران کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے اس نئے مالی سال کے بجٹ میں بھر

پور حصہ لیا، نہایت تعمیری اور مثبت تجاویز دیں۔ میں اپوزیشن کے ممبران جو اس وقت ہاؤس میں موجود نہیں ہیں لیکن انہوں نے بحث میں حصہ لیا اور میں ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور میڈیا جس نے نہایت ہی ذمہ دارانہ طریقے سے رپورٹنگ کی اور مثبت رپورٹنگ کی اور حقائق کو سامنے لائے، وہ بھی قابل ستائش ہیں۔

جناب سپیکر! یہ بات آپ بخوبی جانتے ہیں کہ اختلاف رائے جمہوریت کا حسن ہوتا ہے اور اپوزیشن اس حسن میں اضافہ کرتی ہے لیکن آج اپوزیشن موجود نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حسن میں کمی آئی ہے۔ اس کے علاوہ opposition اور treasury benches سے نہایت مفید تجاویز آئیں، بعض جگہ اعداد وشمار کو مسخ بھی کیا گیا اور وہ درست نہیں بھی تھے لیکن زیادہ تفصیل میں جائے بغیر میں ان نکات کی کچھ وضاحت کرنا چاہتا ہوں جو قائد حزب اختلاف اور دیگر ارکان نے اٹھائے۔ سب سے زیادہ تنقید subsidy پر ہوئی جو 21۔ارب روپے کی subsidy ہم نے بجٹ میں رکھی ہے۔ اس بات پر مجھے بے حد افسوس ہوا کہ جو غریبوں کی فلاح وبہبود کے لئے یعنی خاص طور پر ان کو ٹارگٹ کر کے دی گئی ہے اس پر بہت زیادہ تنقید ہوئی، سستی روٹی کی سکیم یا گندم کی سبسڈی پر ہوئی۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سستی روٹی سکیم کی سوچ کیا تھی اور وہ شروع کیوں کی گئی، اس مہنگائی کے دور میں جب inflation اتنا زیادہ ہے تو سوچ یہ تھی کہ وہ روٹی جو بازار میں پانچ روپے میں مل رہی تھی اس کے لئے کوشش کی گئی کہ ہم غریب عوام کو روٹی دو روپے کی پہنچائیں اور سستی روٹی کی جو سکیم ہے جس پر اپوزیشن اور بعض ہمارے ٹریژری ممبران کی طرف سے تنقید کی گئی۔

جناب سپیکر! کابینہ کے اجلاس میں سستی روٹی کی سکیم پر بات ہوئی اور اس پر review ہوا کہ کیا یہ جاری رہنی چاہئے یا نہیں؟ اس پر فیصلہ یہ کیا گیا اور کابینہ کے تمام ممبران نے کہا کہ سستی روٹی ایک اچھی سکیم ہے لیکن اس کے implementation میں مسائل ہیں، یہی بات کابینہ میں ہم نے discuss کی اور فیصلہ یہ کیا کہ ہمارے پاس دو راستے تھے ایک راستہ یہ تھا کہ ہم اس روٹی سکیم کو ختم کر دیں یا دوسرا راستہ یہ تھا کہ ہم اس سکیم میں improvement لے کر آئیں جو اس میں کرپشن کے عناصر ہیں یا inefficiency کے عناصر ہیں ان کو ہم دور کریں تو کابینہ نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ

ہم سستی روٹی سکیم کو کوشش کر کے کامیاب بنائیں گے تا کہ غریب آدمی تک اس کے ثمرات پہنچیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف ایوان میں تشریف لائے
تو معزز ممبران نے کھڑے ہو کر شیر آیا شیر آیا کے نعروں سے استقبال کیا)

جناب سپیکر! آج میں اس موقع پر جو ہر pre-budget session کے لئے آپ نے بھی اجازت دی تو میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، ڈپٹی سپیکر اور پورے اہلکار جو اسمبلی کے ہیں جنہوں نے pre-budget جو کہ ایک سپیشل exercise تھی جو کہ ان سالوں سے پہلے کبھی نہیں ہوئی اور اس pre-budget میں حکومتی بنچوں کی طرف سے بھی تجاویز آئیں اور اپوزیشن کی طرف سے بھی تجاویز آئیں لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت sincere تھی، ہم چاہتے تھے کہ آپ کی تجاویز لیں اور ان تجاویز کو ہم آنے والے بجٹ میں incorporate کریں اور اس میں جو چند تجاویز آئیں ان کو ہم نے بجٹ میں incorporate کیا۔ اس میں ہم نے اپوزیشن کی بھی تقریروں پر غور کیا اور جو بھی ممبر جس نے بھی جو تقریر کی اس کی تقریر کی کاپی اسمبلی سے لے کر concerned department کے پاس بھجوائی اور ان کو تاکید کی کہ آپ اس کو اپنے budget proposals کے لئے review کریں اور تمام ڈیپارٹمنٹس نے ایسا ہی کیا، بعض جگہ کوتاہی بھی ہوئی ہو گی لیکن ہماری کوشش ہے کہ ہم اس عمل کو مؤثر اور affective بنائیں کیونکہ یہ exercise کی ابھی شروعات ہے۔ آج شاید یہ ممکن تو نہ ہو کہ میں ہر ایک ممبر کی تجویز بتاؤں کہ آپ نے یہ تجویز دی تھی اور ہم نے اس کو incorporate کر لیا ہے لیکن میں آپ کو generally review دوں گا۔اس میں آپ جو major تبدیلی دیکھیں گے کہ ہاؤس میں مخدوم احمد محمود صاحب اور باقی ممبران جن کا جنوبی پنجاب سے تعلق تھا انہوں نے pre-budget میں جو بات کی، ان کی اس سوچ، اس احساس محرومی کی وجہ سے آج جنوبی پنجاب کے فنڈز میں خاطر خواہ اضافہ ہوا اور 52۔ارب روپیہ جنوبی پنجاب کو دیا گیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں آپ کے سامنے چند تجاویز کا ذکر کروں گا جس پر ہم نے generally کام کیا۔ اپوزیشن کی طرف سے یہ بات آئی کہ South Punjab کا 52 ملین 36 فیصد نہیں بنتا وہ 26 فیصد بنتا ہے۔ میں اس معزز ممبر جناب

ہراج صاحب جو یہاں موجود نہیں ہیں ان کے گوش گزار کروں گا کہ وہ 52 ملین کی figure جو ہے That is of hundred and forty eight billion جو development کا core Programme ہوتا ہے اس کا 36 فیصد ہی بنتا ہے۔ ہم نے کسی بھی کتاب میں جتنی بھی figures دیں ان کو انشاء اللہ کوئی چیلنج نہیں کر سکے گا لیکن ان کی چونکہ related degree بھی ہے تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ آئندہ بجٹ اور اس کی کتابیں ذرا غور سے پڑھا کریں۔ Pre-budget کے حوالے سے جو تجاویز آئیں اس میں کم ترقی یافتہ اضلاع مثلاً خوشاب، میانوالی، بھکر، جھنگ کے لئے ہم نے 2۔ارب روپے رکھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف): جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف): جناب سپیکر! میں بہت معذرت خواہ ہوں کہ میں Hon'able Finance Minister کی winding up speech میں مخل ہوا ہوں۔ آج اس وقت یہاں پر winding up speech ہو رہی ہے اور Hon' able Finance Minister نے اس debate کے دوران جو نکات اُٹھائے ہیں یا ہاؤس کی آراء کے پیش نظر ہم نے جو تجاویز میں بہتری لانے کی کوشش کی ہے تو چونکہ یہاں پر معزز اپوزیشن کے ارکان موجود نہیں ہیں تو میں آپ کے توسط سے ان کو ایک مرتبہ پھر درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہاؤس میں تشریف لائیں، وہ بڑے معزز اراکین ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں وہ سُن رہے ہوں گے۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف): وہ تشریف لائیں گے تو اس ہاؤس کی عزت بڑھے گی اور اس ساری کارروائی میں مزید نکھار آئے گا تو میری آپ کے توسط سے ان سے درخواست ہے کہ وہ تشریف لائیں۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، دوست محمد کھوسہ صاحب اور راجہ ریاض صاحب آپ ایک دفعہ پھر وہاں ان کے پاس تشریف لے جائیں تاکہ وہ ہاؤس میں آجائیں۔ میں بھی اور چیف منسٹر صاحب بھی ان کے شکر گزار ہوں گے۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! میں winding up speech کو جاری رکھتے ہوئے بات کروں گا۔ تمام ممبران کی طرف سے خواتین کے متعلق خاص طور پر ترقیاتی سکیموں کے بارے میں یہ کہا گیا کہ خواتین کے لئے سپیشل سکیمیں ہونی چاہئیں۔ جو 80 لاکھ روپے کا فنڈ ہم MPAs کو دیتے ہیں یہ ان کا حق ہے کہ وہ اس کو ایسے initiatives میں لگائیں جو کہ بالکل خواتین کے لئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے gender based initiatives پر 15۔ارب روپے مختص کئے اور میں یہ جواب ضرور دینا چاہوں گا کہ یہاں پر Hon' able خواتین ممبران نے یہ کہا کہ ہمیں بتایا جائے کہ وہ 15۔ارب روپے کہاں خرچ ہوئے ہیں؟ میں یہاں پر ذکر کروں گا کہ جو programmes for women purely تھے یہ میں صرف ان کی figures دے رہا ہوں۔ ایسی یونیورسٹیز اور ایسے سکولز جہاں پر صرف خواتین کی ایجوکیشن ہو اس کے لئے ہم نے 7۔ارب روپے مختص کئے، ہائر ایجوکیشن کے لئے تقریباً 3.15۔ارب روپے، سپیشل ایجوکیشن کے لئے 25 کروڑ، literacy کے لئے 40 کروڑ، سپورٹس جہاں پر خواتین کی activities ہیں اس کے لئے 68 کروڑ، ہیلتھ 2.3۔ارب، Social Protection 15 کروڑ، regional planning 5 کروڑ، لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام 54 کروڑ، public buildings 80 لاکھ اور Livestock کے لئے تقریباً 7 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔

اس کے علاوہ اقلیتوں پر بات ہوئی جو ہمارے اقلیتی بہن ، بھائی ہیں انہوں نے pre-budget میں بھی ذکر کیا کہ ہمیں پہلے سے زیادہ فنڈز ملنے چاہئیں۔ ان کے لئے بھی پہلے سے زیادہ فنڈز مختص کئے گئے۔ تعلیم و صحت کے لئے اگلے مالی سال میں زیادہ سے زیادہ بجٹ رکھا جائے گا۔ صوبہ بھر میں 4 نئے میڈیکل کالج بنائے جا رہے ہیں ان کا بھی ذکر ہوا۔ جنوبی پنجاب میں حاصل پور، چشتیاں، رحیم یار خان میں دانش سکول بنائے جا رہے ہیں۔ اس مقصد کے لئے 3۔ارب روپے مختص کئے گئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اپوزیشن لیڈر کی تمام تجاویز، پچھلی تقریر اور اس تقریر کو بھی سامنے رکھا گیا۔ نہایت ہی افسوس ہے کہ وہ آج یہاں موجود نہیں ہیں لیکن ان کی جو تجاویز تھیں کہ زراعت پر ٹیکس نہ لگایا جائے، یہ ان کی تجویز بھی تھی اور ہمارے Hon' able members جن کا Agriculture sector سے

تعلق ہے ان سب نے کہا کہ agriculture پر کوئی نیا ٹیکس نہیں لگنا چاہئے لہذا حکومت نے آپ کی تجاویز پر کوئی نیا ٹیکس Agriculture پر نہیں لگایا۔(نعرہ ہائے تحسین)

اپوزیشن کی طرف سے یہ بھی تجویز آئی کہ existing institutions کو بہتر کیا جائے۔ جو موجودہ سکیمیں ہیں ان کو مکمل کیا جائے۔ میں یہ بتاتا چلوں کہ اس دفعہ ہماری یہ کوشش ہے کہ schemes ongoing پر focus کر کے اور زیادہ سے زیادہ funds allocate کر کے ان کو مکمل کریں۔ اگر ایک سڑک یا ایک بلڈنگ جس پر 80-70 فیصد کام ہو جاتا ہے اور 20 فیصد کی وجہ سے وہ استعمال میں نہیں آپاتی تو اسی لئے ہم نے ان کو focus کیا اور نئے initiatives، نئے پروگرامز اس دفعہ کم رکھے۔ ہم نے آپ کی رائے کے ساتھ آج ہمارے ہاؤس میں جو Hon' able members ہیں وہ بھی ہمارے Planning and Development کے ساتھ بیٹھے، ان سب کی بھی یہ رائے تھی کہ ہماری جو existing یا ongoing schemes ہیں ان کو جلد مکمل کرنا چاہئے۔ اپوزیشن کی بھی یہی تجویز تھی لہذا ہم نے پہلے منصوبوں پر زیادہ سے زیادہ funding رکھی اس کے علاوہ جو ہمارے programmes fully funded ہیں اس میں ایم پی ایز اور PDP کو مکمل فنڈز دیئے۔ Hepatitis پر بھی بات ہوئی، اپوزیشن نے pre-budget میں کہا اور Hepatitis پر ہم نے ADP کا فنڈ مہیا کیا۔ Hepatitis جو کہ سب سے زیادہ غریب آدمی، جس کو پینے کا صاف پانی نہیں ملتا اس کے لئے بہت مہنگا علاج ہے اس کے لئے بھی ہم نے فنڈز رکھے۔ یہ صرف میں pre-budget کی بات کر رہا ہوں۔ اس سلسلے میں، میں وزیر اعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ یہ تجویز اپوزیشن سے بھی آئی اور گورنمنٹ کی طرف سے بھی آئی کہ ٹیوب ویل میں subsidy دی جائے اور اس کے لئے ہم نے Solar tubewell میں 2۔ارب روپے کی subsidy کا اعلان کیا ہے۔ Solar tubewell کے متعلق اگر ہم غور کریں تو اس سے ایک technical revolution بھی آئے گا نہ صرف یہ کہ آج ہم subsidized کر کے آپ کو Solar tubewell دیں گے بلکہ آپ دیکھیں گے کہ ہمارے agriculture sector میں بھی change آئے گی اور Solar Energy کو بھی فروغ ملے گا اور ہماری زراعت اس سے فروغ پائے گی۔

جناب سپیکر! یہاں پر جو figures اپوزیشن لیڈر نے مسخ کر کے پیش کئے یا ان کو سمجھ نہیں آئی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ 175۔ارب روپے کا جو ترقیاتی بجٹ ہے اس میں سے صرف

74۔ارب روپے کی utilization ہوئی لیکن میں یہاں پر correct کرنا چاہتا ہوں اور میں House میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو ہمارا revised budget ہے وہ 134۔ارب روپے کا ہے اور 30۔مئی تک اس میں سے 110۔ارب روپے خرچ ہو چکے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ 30۔جون تک 90 فیصد سے زائد utilize ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! Access to justice Programme کے متعلق کہا گیا کہ یہ پروگرام ختم کیا جا رہا ہے اور انصاف نہیں مل رہا۔ یہ پروگرام مرکزی حکومت نے 2002-03 میں شروع کیا۔ یہ پروگرام 6.1۔ارب روپے کا بنتا ہے۔ مئی 2009-10 تک 5.8۔ارب روپے مرکزی حکومت سے ہم نے وصول کئے اور موجودہ بجٹ میں Access to justice Programme کی مد میں 50 ملین روپے کی ہم نے token allocation کی ہے لیکن اس کے منصوبوں کی تکمیل کے لئے فنڈز رواں مالی سال میں مہیا کئے جائیں گے اور 1.7۔ارب روپے کے فنڈز اس کے لئے مختص کئے ہیں۔ جنوبی پنجاب کے 135۔ارب روپے کے منصوبوں پر، یہاں بھی allocation کی بات ہوئی اور یہاں بھی لیڈر آف اپوزیشن نے misunderstand کیا۔ جنوبی پنجاب کے 135۔ارب کے منصوبوں پر اپوزیشن لیڈر نے بات کی اور انہوں نے کہا اس میں جو لاگت ہے، لاگت میں اور allocation میں فرق نہیں سمجھ سکے اور انہوں نے جو ہمارے جاری شدہ منصوبے ہیں وہ 135۔ارب روپے کے ہیں۔ انہوں نے سمجھا کہ شاید ہماری 135۔ارب روپے کی allocation ہے۔ میں درست کرتا چلوں کہ یہاں پر ہماری allocation جو ہے وہ 52۔ارب روپے کی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہم نے فیصل آباد رنگ روڈ جو کہ موجودہ بجٹ میں شامل ہے اس کے لئے 30 کروڑ روپے feasibility کے لئے رکھے۔ اسی طرح farm to market road کے لئے ہم نے 2۔ارب روپے رکھے یہ وہ ساری pre-budget تجویزیں ہیں جو کہ اپوزیشن کی طرف سے آئیں جیسا کہ میں پہلے بات کر رہا تھا کہ We are serious ہمیں آپ کی اس House کی رائے کو جتنی weight age دینی چاہئے اس سے زیادہ دیتے ہیں اور ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس کو incorporate کریں، اس کو سوچیں، سمجھیں اور اسی لئے pre-budget اجلاس بلایا گیا۔ آپ نے دیکھا ہو گا اور میری سو فیصد یہ کوشش ہوتی ہے کہ بحث کے دوران میں یہاں پر موجود رہوں اور اس پر

ہم کام کریں۔ ہم اس پر serious ہیں اور میں نے کل اسی لئے وزیر اعلیٰ سے ٹائم لیا اور تمام points جو اپوزیشن کی طرف سے اور حکومت کی طرف سے ہمارے پاس آئے میں نے ان points کو ان کے ساتھ discuss کیا۔ میں نے کہا کہ چیف منسٹر صاحب یہ ہمارے پاس تجاویز آئی ہیں اس میں ہم کیا improvements کر سکتے ہیں یا کون سی ایسی تجاویز ہیں جن کو ہم اس وقت یعنی winding up پر announce کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب نے مجھے ٹائم دیا جس میں فنانس سیکرٹری، محکمہ پی اینڈ ڈی اور ہم سب بیٹھے اور ہم نے ایک deliberation کی جس کے نتیجہ میں آج میں آپ کے سامنے بات کر رہا ہوں اور چند منصوبے ایسے ہیں جو چیف منسٹر صاحب کی اجازت سے میں آج announce کروں گا اس لئے آپ کو یقین ہونا چاہئے کہ آپ کی قیادت جو ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی میں اپنا Annual Development Programme ترتیب دیتی ہے۔

جناب سپیکر: کائرہ صاحب! ایک منٹ۔ ہمارے بھائی اپوزیشن کے دوستوں کو منانے کے لئے ان کے پاس گئے تھے اس کی رپورٹ لے لیں۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور وزیر خزانہ صاحب سے معذرت چاہتا ہوں کہ میں نے ان کو interrupt کیا۔ آپ نے مجھے اور سردار دوست محمد خان کھوسہ صاحب کو اپوزیشن سے بات کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ آپ نے پہلے بھی بڑی کوشش کی میں نے آپ کا شکریہ ادا کیا ہے اور خراج تحسین پیش کیا ہے۔ آپ کی کوشش ہوتی ہے کہ اپوزیشن موجود ہو۔ اب وزیر اعلیٰ صاحب تشریف لائے اور انہوں نے بھی بڑا اچھا قدم اٹھایا اور انہوں نے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ اپوزیشن کو House کے اندر ہونا چاہئے لیکن جیسے ہی وزیر اعلیٰ صاحب House کی طرف آئے تو اپوزیشن لیڈر اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر چیمبر سے باہر چلے گئے ہیں اس لئے ہماری ان سے بات چیت نہیں ہو سکی ہے اور میرا نہیں خیال کہ وہ آج House میں آئیں۔ بہر حال جو آپ نے کوششیں کیں۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے بہت افسوس ہے۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): آپ نے بھی کوشش کی، چیف منسٹر صاحب نے بھی کوشش کی ہے اس پر میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیم شیم کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: جناب کائرہ صاحب!

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! جناب محمد یار ہراج صاحب نے کچھ تجاویز دیں اور بھی ہمارے معزز اراکین نے اس مسئلے پر بات کی کہ جس طرح این ایف سی کی طرز پر ایک multiple criteria formula فیڈرل اور صوبوں میں ریونیو کی تقسیم کا formula اپنایا گیا ایسا ہی criteria اضلاع کے سلسلے میں بھی ہونا چاہئے۔ اس پر بھی چیف منسٹر صاحب نے اعلان کیا ہے اور میں ان کی طرف سے اعلان کرتا ہوں کہ جو ہماری PFC ہے یعنی Provincial Finance Commission ہے اس میں وہ فارمولہ ہم من و عن تو نہیں لے سکتے لیکن حالات کے مطابق اس کو بھی multiple criteria formula کے تحت انشاء اللہ منصفانہ تقسیم اضلاع کے درمیان ہوگی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر House میں دو تین اور ایسی تجویز آئیں۔ جناب محسن لغاری صاحب کا بھی اپوزیشن میں بڑا active role ہے اور انہوں نے یہاں پر چند تجاویز دیں۔ میں specifically ان کا نام لے رہا ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ کافی سارے ممبران نے یہ تجاویز دی ہیں کہ ڈیرہ غازی خان میں سردار ذوالفقار علی کھوسہ صاحب اور جو ہمارے نمائندے ڈیرہ غازی خان سے ہیں یہ ان کی تجاویز بھی تھیں لیکن میں بتانا یہ چاہ رہا تھا کہ ہم نے pre-budget اور بجٹ کی exercise کی ہے اور اس میں ہم اپوزیشن کی بات بھی سنتے ہیں اور یہ projects جو کہ ڈیرہ غازی خان میں میڈیکل کالج Hill torrents اور upgradation of Districts Head Quarters Hospitals Dera Ghazi Khan شامل ہیں اس کے علاوہ DHQ ہسپتالوں میں Trauma centre بھی بنایا جا رہا ہے۔ یہاں پر یہ تجویز بھی دی گئی کہ ہمارے tax collection کا جو سسٹم ہے اس کو بھی بہتر بنایا جائے۔ میں اس معزز ایوان کو یہ بھی بتاتا جاؤں کہ اس سال ہم نے tax collection پر توجہ دی، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے وزیر یہاں پر موجود ہیں ان کی سربراہی میں ان کے

سیکرٹری نے، ان کے ڈی جی نے بہت اچھا کام کیا ہے اور انہوں نے پچھلے سال کے مقابلے میں tax collection 28 percent زیادہ کی۔ اسی طرح وزیر مال حاجی اسحاق صاحب کی سربراہی میں بورڈ آف ریونیو کے سینئر ممبر اور ان کی ٹیم نے بھی20 فیصد ٹیکس میں اضافہ کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

یہاں پر یہ بھی کہا گیا کہ صوبے کے جو taxes ہیں اس دفعہ آپ نے بہت ہی ambitious target رکھا، ambitious target جو کہ پچھلی دفعہ تقریباً40۔ارب روپے تھا sales tax on services جو پہلے وفاقی حکومت collect کرتی تھی لیکن اب NFC کے نئے فارمولہ کے تحت وہ صوبے collect کریں گے۔ ہمیں اس سے 48۔ارب روپے ملیں گے اس لئے ہم نے tax revenue کی collection کے targets 91۔ارب روپے رکھے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ ہم انشاءاللہ 91۔ارب روپے کا ہدف ضرور حاصل کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں یہاں پر وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے جن باتوں کا اعلان کرنا چاہتا ہوں وہ step by step آگے بھی آئیں گی لیکن ایک دو کا اعلان ابھی کر رہا ہوں کہ صحت کے شعبے میں جو رقم رکھی گئی ہے اس میں رحیم یار خان میں ایک برن یونٹ کا قیام کریں گے اور انشاءاللہ اسے اسی مالی سال میں چلائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!ڈیرہ غازی خان میڈیکل کالج کے لئے ہنگامی بنیادوں پر جولائی میں اس کے داخلے کا process شروع ہو جائے گا اور انشاءاللہ ستمبر میں اس کی کلاسز ہوں گی۔ اس کے علاوہ ساہیوال، ملتان، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ میں بھی میڈیکل کالج تعمیر کئے جا رہے ہیں، ہماری کوشش ہے کہ وہاں بھی اسی مالی سال میں کلاسز شروع کرا سکیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!یہاں سیاحت کے حوالے سے بڑی تنقید ہوئی کہ مری میں بڑی development کی جا رہی ہے اور مری پر بہت توجہ ہے۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے یہ بھی اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ ہم خصوصی فنڈز دے کر appropriation کر کے فورٹ منرو کے مقام پر اسی سال کام شروع کر دیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!ہماری ایک اپوزیشن ممبر محترمہ آمنہ الفت صاحبہ نے کہا کہ خواتین کی فنی تربیت اور بچیوں کے وظائف کو بڑھا کر زیادہ کیا جائے۔ میں یہاں پر عرض کرتا چلوں کہ ہم نے فنی

تربیت کے ادارے کو مالی اور انتظامی خود مختاری دے دی ہے اور اس مقصد کے لئے 6- ارب روپے رکھے ہیں- ہم نے بچیوں کے وظائف میں 50 فیصد اضافہ کیا ہے- یہاں پر یہ بھی کہا گیا اور بالخصوص مخدوم احمد محمود صاحب یہاں موجود ہیں میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنی بجٹ تقریر میں کہا کہ وہ جتنے فنڈز چاہتے تھے 52- ارب روپیہ جنوبی پنجاب کو ملا- میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہماری حکومت کی اس بات کو accept کیا- انہوں نے فنڈ رکھنے پر شکریہ ادا کیا لیکن ایک reservation دی کہ اس کو ensure کریں کہ یہ فنڈز جنوبی پنجاب تک پہنچیں، راستے میں نہ رہ جائیں- وزیر اعلیٰ صاحب نے اس کے لئے بھی اعلان کیا ہے کہ یہ جو 52- ارب کا فنڈ ہے اس کے لئے district کی Development Committees بنائی جائیں گی اور وہ ensure کریں گی کہ ان کو یہ فنڈز ملے- جنوبی پنجاب کے لئے نہ صرف وہ فنڈز ملے بلکہ وہ فنڈز اس مالی سال میں خرچ ہوئے- میں ان committees کے ممبران کو یہ offer کرتا ہوں کہ جب کہیں بھی ان کے فنڈز کی release میں Finance Department یا P&D سے کوئی problem آئے تو میں انشاء اللہ ذاتی طور پر وہ فنڈز آپ کو پہنچاؤں گا- (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: یہ سب کے لئے یا ان اکیلوں کے لئے ہے؟

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): سپیکر صاحب کے لئے بھی-

جناب سپیکر: اچھا مہربانی-

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! یہاں پر قائد حزب اختلاف اور دیگر ممبران نے غلط figures دیں کہ وزیر اعلیٰ ہاؤس، وزیر اعلیٰ کے آفس کے اخراجات پہلے سے بڑھ گئے- میں آپ کو correct figures دینا چاہتا ہوں کہ 07-2006 میں کیا تھا اور اس کے بعد باقی سالوں میں کتنے تھے؟ 07-2006 میں وزیر اعلیٰ کے office کا خرچہ 31 کروڑ روپے تھا، 08-2007 میں 31 کروڑ روپے سے بڑھ کر 36 کروڑ روپے ہو گیا- میں یہ سابق حکومت کی بات کر رہا ہوں لیکن جب ہماری حکومت آئی تو مالی سال 09-2008 میں 36 کروڑ سے کم ہو کر یہ خرچہ 26 کروڑ ہو گیا- 26 کروڑ کا مطلب ہے کہ یہ خرچہ 28 فیصد کم ہو گیا جبکہ تنخواہیں بڑھ رہی ہیں اور inflation زیادہ ہے- اس سے اگلے مالی سال میں کیا ہوتا ہے؟ اگلے

مالی سال2009-10 میں تنخواہوں میں اضافے کی وجہ سے 26 سے 29 کروڑ ہو گیا لیکن 29 کروڑ پھر بھی 36 کروڑ جو کہ 2007-08 میں تھا اس سے کم تھا اور 2010-11 میں یہ فنڈ آج پھر 29 کروڑ سے کم ہو کر 26 کروڑ ہو گیا ہے۔پانچ سالوں بعد فنڈ میں 28 فیصد کمی آ گئی۔میں حیران ہوں کہ اپوزیشن والے کس طرح شور مچاتے ہیں اور کس طرح غلط figures میڈیا کو feed کرتے ہیں۔جیسے میں بجٹ میں announce کر چکا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس میں مزید 25 فیصد کمی لانے کی رضاکارانہ طور پر offer کی ہے اور فیصلہ کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ بھی کہا گیا کہ وزیر اعلیٰ صاحب کا ایک ایسا دفتر ہے جس کا 11 لاکھ روپیہ کرایہ ہے اگر گورنمنٹ کی buildings موجود ہیں تو ان کی موجودگی میں انہوں نے کرائے پر دفتر کیوں لیا؟ میں یہاں پر بتانا چاہتا ہوں کہ جو 11 لاکھ کی payment کی گئی پچھلے دور حکومت میں الفلاح بلڈنگ میں یہ دفتر لیا گیا تھا جس کی payment اس حکومت نے کی ہے۔ہم نے arrears کی payment کی ہے لیکن یہ کارستانی سابق حکومت کی ہو سکتی ہے، یہ حکومت ایسا کام نہیں کر سکتی۔(شیم، شیم)

جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین صاحب نے اپنی تقریر میں Luxury Vehicle Tax کی بات کی۔ میں یہاں پر Luxury Tax کے حوالے سے بتانا چاہتا ہوں کہ حکومت کی کیا سوچ ہے، وزیر اعلیٰ صاحب کی کیا سوچ ہے، وہ سوچ یہ ہے کہ Luxury Tax صرف امیروں کو لگایا جائے جس کا اثر غریب آدمی پر نہ ہو۔ہم نے Luxury Tax لگایا۔ہماری سوچ یہ تھی کہ ہم امیروں کو ٹیکس لگا کر وہ پیسا غریبوں پر خرچ کریں لیکن ہمیں اس ٹیکس میں ایک دو problems آئے اور معزز ممبران نے بھی اپنی تقریروں میں کہا کہ چونکہ یہ Luxury Tax صرف صوبہ پنجاب میں لگایا گیا لیکن باقی صوبوں اور وفاقی حکومت میں یہ ٹیکس نہیں لگا لہذا ایسے حضرات گاڑیاں رجسٹرڈ کرانے کے لئے پنجاب کی بجائے ان صوبوں کو ترجیح دیتے تھے جہاں لگژری ٹیکس نہیں تھا اس سے ہمارے revenue میں loss ہوا۔ممبران کی بھی تجویز تھی اور ہم نے revenue calculate کر کے دیکھا تو ہمارا یہ خیال ہے کہ اگر ہم Tax Luxury ختم کریں گے تو ہمارے صوبہ کے taxes مزید بڑھ جائیں گے لہذا حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم Luxury Tax ختم کرتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ یہ آپ کو بھی پتا ہے کہ دوست محمد کھوسہ صاحب اس بات سے بہت خوش ہیں لیکن ہاؤس کو in order رہنے دیں۔ خاموشی اختیار کریں۔ جی، وزیر خزانہ صاحب!

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! اب میں ہاؤس کے سامنے ایک بہت ہی اہم بات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ پچھلے دنوں ایک واقعہ پیش آیا جو کہ وزیر اعلیٰ صاحب کے بھی notice میں لایا گیا۔ یہاں لاہور میں ایک پٹرول پمپ واقع ہے جس کی lease کی amount ڈیڑھ لاکھ روپے ہے۔ پچھلے مالی سال میں اس کی lease کی amount سالانہ ڈیڑھ لاکھ روپے تھی۔ یہ معاملہ وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں آیا تو انہوں نے اس پر ایک کمیٹی بنائی۔ اس کمیٹی کو یہ تاکید کی گئی کہ اس پٹرول پمپ کی auction کی جائے اور auction بھی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی موجودگی میں کی جائے۔ بعض افسران نے کہا کہ اس پر اخراجات زیادہ ہو جائیں گے ایسا نہ کیا جائے لیکن وزیر اعلیٰ صاحب نے معاملہ فہمی سے کام لیتے ہوئے حکم دیا کہ نہیں آپ الیکٹرانک میڈیا کے سامنے ہی auction کریں۔ چنانچہ اس پٹرول پمپ کا auction کیا گیا اور اس کی annual lease کی amount ڈیڑھ لاکھ روپے کی بجائے ہمیں ڈیڑھ کروڑ روپے ملی ہے لہذا اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جتنے بھی petrol pumps leases پر ہیں ان سب کو اسی طرح شفاف طریقے سے میڈیا کے سامنے auction کیا جائے گا۔ اس حوالے سے میں میڈیا کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہم میڈیا کو positive سرگرمیوں کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ میڈیا سے ہم positive کام لے رہے ہیں۔ آئندہ بھی ہمیں میڈیا کا تعاون چاہئے ہوگا۔ اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ leases والے جتنے بھی petrol pumps ہیں ان سب کی leases کی auction میڈیا کے سامنے ہوگی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم یہ بخوبی سمجھتے ہیں کہ صوبہ پنجاب میں منڈی مویشیاں کس طریقے سے auction ہوتی رہی ہیں۔ اس میں کس طریقے سے bidding ہوتی ہے، کس طریقے سے pool بنتے ہیں اور صرف اپنے ذاتی مفاد کی خاطر کس طریقے سے حکومت کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ منڈی مویشیاں کی auction normally مئی اور جون میں ہوتی ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے ان تمام auctions کو منسوخ کر دیا ہے اور اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ یہ تمام auctions کمشنر اور ڈی۔ سی۔ او صاحبان کے سامنے میڈیا کی موجودگی میں ہوں گی۔ آپ دیکھیں گے کہ حکومت کو اس میں بھی بہت سا revenue حاصل ہوگا۔

جناب سپیکر! یہاں پر میں مخدوم سید احمد محمود صاحب کی طرف سے پیش کی گئی ایک World Bank کی رپورٹ کا ذکر کروں گا۔اس کی کاپی انہوں نے مجھے دی تھی۔کافی دیر پہلے یہ بات میڈیا میں بھی چلتی رہی ہے۔میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس حوالے سے ہم نے World Bank کے ذمہ داروں سے بات کی ہے اور ان کی ساری reports بھی دیکھی ہیں۔ایسی کوئی رپورٹ شائع نہیں ہوئی کہ جس میں یہ بتایا گیا ہو کہ لاہور یا کسی دوسرے ضلع میں development کے کتنے اخراجات ہوئے ہیں۔مخدوم صاحب نے اس رپورٹ کے حوالے سے جو بات کہی ہے شاید ان کو غلط Information دی گئی ہے۔Information یہ تھی کہ ایک ایسی presentation جو کہ World Bank کے کسی آفیسر نے World Bank کے لئے پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور World Bank نے اس report کو reject کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ بات بالکل out of contest ہے لہذا جس حوالے سے مخدوم صاحب نے بات کی ہے، World Bank کی کوئی ایسی رپورٹ شائع نہیں ہوئی۔

مخدوم سید احمد محمود: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے کائرہ صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ رپورٹ internet پر available ہے۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): اس رپورٹ کی پوری details میرے پاس ہیں۔آپ نے تو مجھے ایک page دکھایا تھا میں آپ کو 20 pages کی یہ رپورٹ بعد میں دکھادوں گا۔

جناب سپیکر: یہ بات آپ بعد میں کر لیجئے گا، ابھی winding up speech مکمل کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! چودھری شیر علی خان صاحب اور دوسرے معزز ممبران نے بھی بات کی ہے کہ جو 200 dams تیار ہوں گے وہ کیسے ممکن ہے کہ 10 لاکھ روپے کی لاگت سے ایک dam تیار ہو جائے، اس حوالے سے ہمارے دو منصوبے ہیں ایک منصوبہ ponds بنانے کا ہے اور دوسرا mini dams بنانے کا ہے۔جو mini dam ہے وہ pond سے تھوڑا بڑا ہوتا ہے جو کہ بارش کا پانی اکٹھا کرنے کے لئے بنایا جاتا ہے تاکہ وہ پانی conserve ہو اور استعمال میں لایا جاسکے اس کو بھی mini dam کہا جاتا ہے۔ایسے mini dams کے لئے ہم نے آباد پوٹھوہار میں خصوصی پروگرام شروع کئے ہوئے ہیں اس کے لئے ہم نے تقریباً 6.7 ملین 7 کروڑ روپے

میں dams and mini dams کے funds رکھے ہیں۔میں صرف clarify کرنا چاہ رہا تھا تاکہ dams and mini dams میں فرق واضح ہو سکے۔

جناب سپیکر!زراعت کے حوالے سے معزز ممبران کی طرف سے بہت سی تجاویز آئی ہیں۔ معزز ممبران نے تقاریر کرتے ہوئے شعبہ زراعت کے حوالے سے اپنی تجاویز دی ہیں۔ہم نے زراعت کے شعبے کے لئے پچھلے سال کی نسبت اس دفعہ زیادہ funds مختص کئے ہیں۔

جناب سپیکر!آج اپوزیشن موجود نہیں ہے،اگر اپوزیشن موجود ہوتی تو ہم انہیں مزید بتاتے کہ ان کی طرف سے جو facts and figures پیش کئے گئے ہیں وہ درست نہیں ہیں۔آج جس طرح تیزی کے ساتھ وقت گزر رہا ہے ہمیں بھی اس تیز رفتاری کے ساتھ چلنا ہو گا۔ہمیں اس سوچ کو بدلنا ہو گا کہ جمہوریت مسائل کا حل نہیں بلکہ اس میں اضافے کا باعث ہے۔میں آپ کو یہ بات بتاتا چلوں کہ جمہوریت ہی ہماری بقا کی ضامن ہے اور اسی میں ہماری بھلائی ہے۔آج جمہوریت کو گالی دینے والے پہلے اپنے گریبان میں جھانکیں کہ آمریت کی گود میں بیٹھ کر انہوں نے اس ملک اور اس صوبہ کے عوام کو مسائل کی چکی میں اس طرح سے پھنسا دیا ہے کہ آج اڑھائی سال بعد بھی ہم اپنی بھرپور کوشش کے باوجود عوام کو جمہوریت کے ثمرات سے اس طرح مستفید نہیں کر سکے جس طرح کہ ہمیں کرنا چاہئے تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں آخر میں آپ کا،ڈپٹی سپیکر صاحب اور معزز اراکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ بجٹ پر بحث کے حوالے سے آپ سب نے بھرپور تعاون کیا ہے۔میں ان الفاظ کے ساتھ بجٹ پر بحث سمیٹتا ہوں کہ یہ گھر ہم سب کا ہے۔اس کو سنوارنا،اس کی حفاظت کرنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔میں امید کرتا ہوں کہ حزب اختلاف کے اراکین ہوں یا حکومتی،گلے شکوے ہر جگہ ہوتے ہیں ہم سب کو ذاتی مفادات اور خواہشات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس گھر کو خوبصورت،خوشحال اور ترقی یافتہ بنانا ہے۔جہاں پر غریب اور امیر میں فرق کم از کم ہو سکے۔میں اب ان اشعار کے ساتھ اپنی تقریر کا اختتام کرتا ہوں:

خدا کرے میری عرض پاک پر اُترے
وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو

خدا کرے میرے اک بھی ہم وطن کے
لئے
حیات جرم نہ ہو زندگی وبال نہ ہو
پاکستان پائندہ باد
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر ہمارے اپوزیشن کے دوست بھی اس وقت یہاں موجود ہوتے۔ جی، سردار صاحب!

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ پنجاب (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا ہے۔ میں پورے ہاؤس کی طرف سے وزیر اعلیٰ کا شکر گزار ہوں اور ان کے بعد وزیر خزانہ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اتنا balanced budget پیش کیا ہے جو اب انشاء اللہ اس ہاؤس میں approval کے لئے cut motions پیش کی جائیں گی۔ میں آپ سے خصوصی اجازت اس لئے چاہ رہا تھا کہ جنوبی پنجاب کے لئے اس دفعہ جو اقدامات کئے گئے ہیں جن میں Medical Colleges کا قیام ہے، بہاولپور اور رحیم یار خان میں دیگر منصوبہ جات جنہیں Mega Projects کہا جا سکتا ہے ان کے لئے میں ان اضلاع سے جن پر انشاء اللہ کل ان Mega Projects کے اثرات نمودار ہوں گے میں وزیر اعلیٰ کا آپ کی وساطت سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ساتھ آپ کی اجازت سے یہاں یہ ضرور mention کرنا چاہوں گا کہ آج کے وزیر اعلیٰ کے ان اقدامات سے پہلے 90-1988 کے جو وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد نواز شریف صاحب تھے اس وقت Upper Punjab and Lower Punjab کے لفظ استعمال کئے جاتے تھے تب بھی انہوں نے Upper Punjab کے development budget سے رقوم کاٹ کر Lower Punjab کے لئے دی تھیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! لیکن پھر درمیان میں مارشل لاء اور دیگر حکومتوں کے ادوار آ گئے جس میں میاں منظور احمد وٹو تھے اور مرحوم سردار عارف نکئی کے ادوار تھے اس دوران میاں محمد نواز شریف کے

شروع کئے گئے اقدامات زائل ہو گئے لیکن میں آپ کی وساطت سے ایک بار پھر وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جنوبی پنجاب میں بہت مدت سے ایک پیاس تھی، ان لوگوں کی پسماندگی اور کسمپرسی کو دیکھتے ہوئے خصوصی توجہ دی گئی اور اس بجٹ میں 52۔ارب روپے کے منصوبہ جات جنوبی پنجاب کے لئے دیئے گئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

خاص طور پر محکمہ تعلیم، صحت، farm to market roads اور جو دیگر منصوبے خصوصی طور پر دیئے گئے ہیں میں اپنے South Punjab کے تمام ممبران اسمبلی کی طرف سے اور خود اپنے دل کی گہرائیوں سے آپ کی وساطت سے Chief Minister کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت چاہوں گا کہ وزیر اعلیٰ نے مجھے خاص طور پر ہدایت کی ہے کہ ان کی طرف سے بجٹ اجلاس کے موقع پر حسب روایت پنجاب اسمبلی کے ملازمین کے لئے ایک ماہ کی تنخواہ کا اعلان بھی کروں لہذا میں وزیر اعلیٰ کے behalf پر پنجاب اسمبلی ملازمین کے لئے ایک ماہ کی تنخواہ کا اعلان کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اسمبلی ملازمین کی طرف سے میں وزیر اعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): جناب سپیکر! اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف، وزیر خزانہ تنویر اشرف کائرہ اور ان کی ٹیم کو اس کامیاب بجٹ پیش کرنے اور اس کی winding speech پر ان کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے ادوار کی نسبت اس دفعہ جو تجاویز آئیں نہ صرف ان کو سنا گیا بلکہ ان پر عمل بھی کیا گیا میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت کا یہ ایک اچھا پہلو ہے۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ Leader of the House بھی موجود ہیں اس Budget Session میں ان کی موجودگی ہمارے لئے ایک تقویت کا باعث بنی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر اعلیٰ صاحب کی موجودگی سے ہمارے حوصلے بڑھے ہیں اور ہمارے ہاؤس کے ممبران کی حاضری بھی بڑھی ہے میں آپ کے توسط سے میاں صاحب کی خدمت میں یہ گزارش ضرور کرنا چاہوں گا کہ وہ اسی

روایت کو برقرار رکھیں کیونکہ اس سے ہمیں تقویت ملتی ہے اور اس سے لوگوں کے مسائل حل کرنے میں مدد ملے گی۔

جناب سپیکر! آخر میں میری ایک تجویز ہے کہ سیکرٹریٹ میں سیکرٹری صاحبان کے بیٹھنے کا کوئی time fix نہیں ہے جس سے عوام کے مسائل میں اضافہ ہوتا ہے اگر سیکرٹری صاحبان ایک یا دو دن اپنے دفاتر میں بیٹھیں اور صرف عوام کے مسائل سنیں۔ وہ اگر کسی meeting میں جاتے ہیں تو شام تک بڑی لمبی meetings ہوتی ہیں میری تجویز ہے کہ اگر اس پر تھوڑا سا عمل کروایا جائے تو اس سے لوگوں کے مسائل حل کرنے میں زیادہ مدد مل سکتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی تجویز بہت اچھی ہے میرے خیال میں اس پر ضرور غور ہو گا۔ جی، مخدوم صاحب!

مخدوم سید احمد محمود: جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے اپنی طرف سے، اپنی جماعت پاکستان مسلم لیگ (فنکشنل) کی طرف سے، اس ہاؤس کے معزز ممبران کی طرف سے، قائد ایوان کی طرف سے اور پوری پنجاب اسمبلی کی طرف سے Minister for Finance کو دل کی گہرائیوں سے بہت اچھی، comprehensive اور روایات سے ہٹ کر wind up speech پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ان کی اس wind up speech نے یہ ثابت کیا ہے کہ ہماری تجاویز کو انہوں نے seriously لیا ہے، ان کو note کیا ہے، ان پر discussions کی ہیں اور پھر قائد ایوان کے احکامات کی روشنی میں انہوں نے جو اعلانات کئے ہیں یقیناً ان اعلانات کا پنجاب کی عوام پر بہت مثبت اثر پڑے گا اور میں آپ کے توسط سے قائد ایوان اور حکومت پنجاب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر اس بات پر بھی بہت خوش ہوں کہ اس ہاؤس کی افادیت کو دیکھتے ہوئے اور اس ہاؤس میں ممبران کی گزارشات کو دیکھتے ہوئے ایک financial discipline قائم ہوا ہے جس کا ذکر Finance Minister نے اپنی wind up speech میں بھی کیا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ یہ جو financial discipline قائم ہوا ہے یہ انشاء اللہ follow ہو گا۔ میری قائد ایوان سے گزارش ہو گی کہ اگر وہ میری Budget Speech منگوا کر سنیں تو اس میں ہم نے Administrative Discipline کی بھی گزارش کی ہے اور میں چھوٹی سی مثال دینے کے بعد آپ سے اجازت چاہوں گا کہ Administrative

Discipline کیا ہے اور ہمارے لئے اس کی افادیت کیا ہے؟ میرا اپنا گاؤں جمال دین والی ہے اس کا پرائمری سکول 1926 میں بنا تھا اور اس وقت اس سکول میں Teachers کی چھ posts sanction ہوئی تھیں اس زمانے میں یقینی طور پر ریاست بہاولپور تھی تو آج بھی 2010 میں وہ چھ posts وہیں کی وہیں کھڑی ہیں اور students کی تعداد 1500 ہو چکی ہے اس طرف بھی بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ اب Financial Discipline کے ساتھ Administrative Discipline کی بہت ضرورت ہے۔ میں آخر میں آپ سے یہ گزارش ضرور کروں گا کہ اس ہاؤس کے وقار میں اضافہ ہوا ہے، اس ہاؤس کی عزت اور احترام میں اضافہ ہوا ہے اور جس طریقے سے یہ بجٹ اس ہاؤس کی مرضی سے پیش ہوا ہے اور پھر اس کی wind up speech ہوئی ہے میں اس ہاؤس کی طرف سے آپ کو بہت بہت مبارک دیتا ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ میرے خیال میں سب کی طرف سے مبارکباد ہو گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایک منٹ میں بات ختم کر دوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ ایک منٹ میں اپنی بات کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سب لوگوں نے مبارکباد دی ہے۔ میں یہاں پر بہت اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔ آج تک کبھی تاریخ میں ایسے نہیں ہوا کہ جس دن بجٹ پیش ہو اور اپوزیشن واک آؤٹ کرے۔ جب بجٹ پیش ہوا تو ان کا غیر جمہوری رویہ تھا آج تک ایسا رویہ کبھی نہیں ہوا۔ آج بھی جو رویہ پیش کیا گیا ہے وہ اس لئے کہ یہ لوگ ایک ڈکٹیٹر کی پیداوار ہیں۔۔۔

سرکاری کارروائی

بحث

مطالبات زر برائے سال 11-2010 پر بحث ورائے شماری

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب ہم گوشوارہ سالانہ بجٹ 11-2010 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری کا آغاز کرتے ہیں۔ سال 11-2010 کے سالانہ بجٹ میں مطالبات زر کی تعداد 43 ہے، حکومت اور اپوزیشن کے درمیان یہ طے ہوا ہے کہ 43 مطالبات زر میں سے حسب ذیل سات کٹوتی کی تحاریک وہ پیش کریں گے۔

1. مطالبہ زر نمبر PC-13033 غلے اور چینی کی سرکاری تجارت،
2. مطالبہ زر نمبر PC-21013 پولیس
3. مطالبہ زر نمبر PC-21016 خدمات صحت
4. مطالبہ زر نمبر PC-21010 انتظام عمومی
5. مطالبہ زر نمبر PC-21018 زراعت
6. مطالبہ زر نمبر PC-21022 صنعتیں اور
7. مطالبہ زر نمبر PC-21009 آبپاشی و بحالی اراضی

مجھے افسوس ہے کہ اپوزیشن آج یہاں پر موجود نہیں ہے اس لئے اب کٹوتی کی تحاریک پیش نہیں کی جا سکتیں۔ چونکہ اپوزیشن ارکان موجود نہ ہیں لہذا مطالبات زر پر براہ راست رائے شماری شروع کرتے ہیں۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21001 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21001

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 39 لاکھ 35 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 39 لاکھ 35 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال

2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو39 لاکھ35 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21002

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ) میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو2 کروڑ68 لاکھ88 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو2 کروڑ68 لاکھ88 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو2کروڑ68لاکھ88ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21003

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو14کروڑ73لاکھ4ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو14کروڑ73لاکھ4ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو14کروڑ73لاکھ4ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21004

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 17 کروڑ 38 لاکھ 39 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اشٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 17 کروڑ 38 لاکھ 39 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اشٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 17 کروڑ 38 لاکھ 39 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اشٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21005 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21005

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب19 کروڑ25لاکھ35 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب19 کروڑ25لاکھ35 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب19 کروڑ25لاکھ35 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-21006 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-21006

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 31لاکھ 15 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 31لاکھ 15 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 31لاکھ 15 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21007 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21007

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 3 کروڑ 35لاکھ 65 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر

اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 3 کروڑ 35 لاکھ 65 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 3 کروڑ 35 لاکھ 65 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: اب میں وزیر خزانہ صاحب سے کہوں گا کہ وہ مطالبہ زر نمبر PC-21008 پیش کریں۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ اتنی ضروری ایک چیز آپ کے لئے پڑھی جا رہی ہے جس پر آپ نے بہت غور بھی کرنا ہے۔ مہربانی فرما کر غور سے سنیں۔ جی، وزیر خزانہ صاحب!

مطالبہ زر نمبر PC-21008

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 7 کروڑ 78 لاکھ 48 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال

2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 7 کروڑ 78 لاکھ 48 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 7 کروڑ 78 لاکھ 48 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میں وزیر خزانہ سے کہوں گا کہ وہ مطالبہ زر نمبر PC-21009 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21009

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 7-ارب 66 کروڑ 19 لاکھ 37 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو7۔ارب66 کروڑ19 لاکھ37 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو7۔ارب66 کروڑ19 لاکھ37 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: ہاؤس کا وقت آدھا گھنٹہ مزید بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-21010 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-21010

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو23۔ارب6 کروڑ66 لاکھ31 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال-2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا

اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو23۔ارب6 کروڑ66 لاکھ31 ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال-11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو23۔ارب6 کروڑ66 لاکھ31 ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال-11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-21011 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-21011

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو5۔ارب60 کروڑ64 لاکھ 42 ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات

کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو5۔ارب60 کروڑ64 لاکھ42 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو5۔ارب60 کروڑ64 لاکھ42 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-21012 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-21012

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو3۔ارب75 کروڑ67 لاکھ80 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات

کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو3۔ارب75 کروڑ 67 لاکھ80 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو3۔ارب75 کروڑ 67 لاکھ80 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21013 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21013

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو49۔ارب20 کروڑ86 لاکھ 97 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات

کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد " پولیس " برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو49۔ارب20 کروڑ86لاکھ 97ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد " پولیس " برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو49۔ارب20 کروڑ86لاکھ 97ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد " پولیس " برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21014 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21014

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو3 کروڑ80لاکھ 87ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 3 کروڑ 80 لاکھ 87 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 3 کروڑ 80 لاکھ 87 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21015 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21015

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 27۔ارب 37 کروڑ 47 لاکھ 6 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 27۔ارب 37 کروڑ 47 لاکھ 6 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے

والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو27۔ارب37 کروڑ47 لاکھ6ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات 11-2010والے مالی سال کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-21016پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-21016

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتاہوں کہ:

"ایک رقم جو 22۔ارب80 کروڑ14 لاکھ 8 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 22۔ارب 80 کروڑ 14 لاکھ 8 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 22۔ارب 80 کروڑ 14 لاکھ 8 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21017 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21017

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 40 کروڑ 2 لاکھ 70 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات

کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب40 کروڑ2لاکھ70ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب40 کروڑ2لاکھ70ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-21018 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-21018

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو4۔ارب49 کروڑ47لاکھ6ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو4۔ارب49 کروڑ47لاکھ6ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو4۔ارب49 کروڑ47لاکھ6ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-21019پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-21019

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو26 کروڑ25لاکھ87ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو26 کروڑ25لاکھ87ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال11-2010کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو26 کروڑ25لاکھ87ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-21020پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-21020

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" ایک رقم جو ایک ارب94 کروڑ59 لاکھ76ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "یٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" ایک رقم جو ایک ارب94 کروڑ59 لاکھ76ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جی، اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو ایک ارب94 کروڑ59 لاکھ76ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-21021 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-21021

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو9 کروڑ73 لاکھ64ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"امداد باہمی"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو9 کروڑ73 لاکھ64ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"امداد باہمی"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو9 کروڑ73 لاکھ64ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"امداد باہمی"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: جی، اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-21022 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-21022

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو5۔ارب60 کروڑ59 لاکھ29ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے

والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:۔

"ایک رقم جو5۔ارب60 کروڑ59 لاکھ29ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی تحریک نہ ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو5۔ارب60 کروڑ59 لاکھ29ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21023 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21023

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو98 کروڑ28 لاکھ33 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال

2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 98 کروڑ 28 لاکھ 33 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 98 کروڑ 28 لاکھ 33 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: آدھا گھنٹہ وقت اور بڑھایا جاتا ہے۔ جی۔

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21024 پیش کریں۔\

مطالبہ زر نمبر PC-21024

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 35 کروڑ 6 لاکھ 77 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات

کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سول ورکس"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب35 کروڑ6 لاکھ77ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال11-2010کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سول ورکس"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب35 کروڑ 6 لاکھ77ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال11-2010کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سول ورکس"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-21025پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-21025

وزیر خزانہ(جناب تنویر اشرف کائرہ):میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب49 کروڑ22لاکھ58ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال11-2010کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات

کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 49 کروڑ 22 لاکھ 58 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 49 کروڑ 22 لاکھ 58 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21026 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21026

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 76 کروڑ 63 لاکھ 94 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات

کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب76 کروڑ63 لاکھ94ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب76 کروڑ63 لاکھ94ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-21027 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-21027

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو2 کروڑ59 لاکھ72ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال

2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 2 کروڑ 59 لاکھ 72 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2 کروڑ 59 لاکھ 72 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21028 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21028

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" ایک رقم جو 27۔ارب 90 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" ایک رقم جو27۔ارب90 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو27۔ارب90 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-21029 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-21029

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" ایک رقم جو11 کروڑ76 لاکھ12ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" ایک رقم جو11 کروڑ76 لاکھ12ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو11 کروڑ76 لاکھ12ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-21030پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-21030

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو21۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سبسڈیز"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو21۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 2010-11کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سبسڈیز"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو21۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال

2010-11 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21031 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21031

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" ایک رقم جو ایک کھرب 53-ارب 99 کروڑ 70 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" ایک رقم جو ایک کھرب 53-ارب 99 کروڑ 70 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو ایک کھرب 53-ارب 99 کروڑ 70 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا

اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21032 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21032

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 3 کروڑ 54 لاکھ 58 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 3 کروڑ 54 لاکھ 58 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 3 کروڑ 54 لاکھ 58 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-13033 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-13033

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 4۔ارب34 کروڑ85لاکھ 92ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 4۔ارب34 کروڑ85لاکھ 92ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 4۔ارب34 کروڑ85لاکھ 92ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-13034 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-13034

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک کروڑ88 لاکھ4ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: میں اپنے ساتھیوں کو پھر یاد کرتا ہوں۔ مجھے بڑا افسوس ہو رہا ہے اگر وہ ہوتے تو مجھے اتنا کھپنا نہ پڑتا جتنی کھپ کھپائی ہو رہی ہے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کروڑ88 لاکھ4ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کروڑ88 لاکھ4ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا

دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹورز اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: اب وزیر خزانہ صاحب مطالبہ زر نمبر PC-13035 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-13035

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 10 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 10 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک نہیں ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:۔

"ایک رقم جو 10 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: ذرا ایک منٹ کے لئے rest کریں، میں پانی پی لوں۔ آپ نے تو خیال ہی نہیں کیا۔ وہ تو میرا خیال کر لیتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترم! مجھے افسوس ہے کہ آج پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکے گا۔ بہر حال میری مجبوری تھی کہ میں نے پانی پینا تھا۔ اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-13050 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-13050

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 2۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرمایہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 2۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرمایہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک نہیں ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرمایہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-22036 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-22036

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 9 کروڑ 90 لاکھ 54 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 9 کروڑ 90 لاکھ 54 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک نہیں ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 9 کروڑ 90 لاکھ 54 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-12037 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-12037

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو10۔ارب63 کروڑ 87 لاکھ47 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو10۔ارب63 کروڑ 87 لاکھ47 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک نہیں ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو10۔ارب63 کروڑ 87 لاکھ47 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-12038 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC- 12038

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:۔

"ایک رقم جو 14 کروڑ 58 لاکھ 65 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 14 کروڑ 58 لاکھ 65 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 14 کروڑ 58 لاکھ 65 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-12040 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-12040

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو65 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ٹاؤن ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: ہاؤس کا ٹائم پندرہ منٹ مزید بڑھایا جاتا ہے۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو65 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ٹاؤن ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک نہیں ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو65 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ٹاؤن ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-12041 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبرPC-12041

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 49۔ارب78 کروڑ12لاکھ8ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات

کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات وپل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 49۔ارب 78 کروڑ 12 لاکھ 8 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات وپل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 49۔ارب 78 کروڑ 12 لاکھ 8 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات وپل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-12042 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-12042

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 34۔ارب 70 کروڑ 1 لاکھ 26 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات

کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 34۔ارب 70 کروڑ ایک لاکھ 26ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 34۔ارب 70 کروڑ 1لاکھ 26ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-12043 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-12043

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! یہ آخری تحریک ہے لہذا میں معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ وہ اس طرح "ہاں" کہیں کہ جس طرح الیکشن میں ان کے نعرے لگتے ہیں۔

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 11۔ارب 53 کروڑ 17لاکھ 39ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات

کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 11-ارب 53 کروڑ 17 لاکھ 39 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 11-ارب 53 کروڑ 17 لاکھ 39 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2011 کو ختم ہونے والے مالی سال 11-2010 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار نے بلند اور پُرجوش آواز میں "ہاں" کہا)

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آج کا ایجنڈا ختم ہوا۔ اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 22-جون 2010 بوقت صبح 10-00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔